Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم   وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 49-50

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

23 شوال ۔ ریکم ذی القعدہ 1425 ہجری 7/14 فتح 1383 ہش 7/14 دسمبر 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 11 دسمبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ حضور پر نور نے کل مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو درود شریف کثرت سے پڑھنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اسلام میں بڑی خوبی یہی ہے کہ اُس کی برکات ہمیشہ اُس کے ساتھ ہیں اور وہ صرف گذشتہ قصوں کا سبق نہیں دیتا بلکہ موجودہ برکات پیش کرتا ہے دنیا کو برکات اور آسمانی نشانوں کی ہمیشہ ضرورت ہے یہ نہیں کہ پہلے تھیں اور اب نہیں ہیں

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام)

اب یہ بھی یاد رہے کہ وہ اسلام جس کی ہم خوبیاں بیان کر چکے ہیں وہ ایسی چیز نہیں ہے جس کے ثبوت کے لئے ہم صرف گذشتہ کا حوالہ دیں اور محض قبروں کے نشان دکھلائیں اسلام مردہ مذہب نہیں تا یہ کہا جائے کہ اس کی سب برکات پیچھے رہ گئی ہیں اور آگے خاتمہ ہے۔ اسلام میں بڑی خوبی یہی ہے کہ اُس کی برکات ہمیشہ اُس کے ساتھ ہیں اور وہ صرف گذشتہ قصوں کا سبق نہیں دیتا بلکہ موجودہ برکات پیش کرتا ہے۔ دنیا کو برکات اور آسمانی نشانوں کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ پہلے تھیں اور اب نہیں ہیں۔ ضعیف اور عاجز انسان جو اندھے کی طرح پیدا ہوتا ہے۔ ہمیشہ اِس بات کا محتاج ہے کہ آسمانی بادشاہت کا اُس کو کچھ پتہ لگے۔ اور وہ خدا جس کے وجود پر ایمان ہے اُس کی ہستی اور قدرت کے کچھ آثار بھی ظاہر ہوں پہلے زمانہ کے نشان دوسرے زمانہ کیلئے کافی نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ خبر معائنہ کی مانند نہیں ہوسکتی۔ اور امتداد زمانہ سے خبریں ایک قصہ کے رنگ میں ہو جاتی ہیں۔ ہر یک نئی صدی جو آتی ہے تو گویا ایک نئی دنیا شروع ہوتی ہے۔ اس لئے اسلام کا خدا جو سچا خدا ہے ہر یک نئی دنیا کیلئے نئے نشان دکھلاتا ہے اور ہر یک صدی کے سر پر اور خاص کر ایسی صدی کے سر پر جو ایمان اور دیانت سے دُور پڑ گئی ہے اور بہت سی تاریکیاں اپنے اندر رکھتی ہے۔ ایک قائمقام نبی کا پیدا کر دیتا ہے جس کے آئینہ فطرت میں نبی کی شکل ظاہر ہوتی ہے اور وہ قائمقام نبی متبوع کے کمالات کو اپنے وجود کے توسط سے لوگوں کو دکھلاتا ہے اور تمام مخالفوں کو سچائی اور حقیقت نمائی اور پردہ دری کے رُو سے ملزم کرتا ہے۔ سچائی کے رُو سے اِس طرح کہ وہ سچے نبی پر ایمان نہ لائے۔ پس وہ دکھلاتا ہے کہ وہ نبی سچا تھا اور اُس کی سچائی پر آسمانی نشان یہ ہیں اور حقیقت نمائی کی رُو سے اِس طرح کہ اُس نبی متبوع کے تمام مغلقاتِ دین کا حل کر کے دکھلا دیتا ہے اور تمام شبہات اور اعتراضات کا استیصال کر دیتا ہے۔ اور پردہ

باقی صفحہ: (11) پر ملاحظہ فرمائیں

ہر احمدی مسلمان کو چاہیئے کہ وہ دوسرے مسلمانوں کو سمجھائے کہ اگر کھوئی ہوئی شان کو دوبارہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کرو

یاد رکھو یہی ایک مسلمان کی شان ہے اور یہی ایک احمدی کی شان ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرنے والا ہو یہی عبادتیں ہیں جو ہمیں عاجزی میں بڑھائیں گی اور یہی عاجزی ہے جس سے اللہ کا قرب حاصل ہوگا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳/ دسمبر ۲۰۰۴ بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ وسورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون (الذاریات آیت ۵۶) کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: اور میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

پھر فرمایا کہ گذشتہ دنوں مجھے کسی نے لکھا کہ امریکہ کے بعض لوگ جو آج کل اس مغربی معاشرہ سے متاثر لگتے ہیں ہی سوال اٹھاتے ہیں کہ خدا کو عبادت کرانے کی کیا ضرورت تھی کیا خدا تعالیٰ کو بھی دنیاداروں کی طرح اپنے احکامات پر عمل کرنے والوں کی ضرورت ہے جو ہر وقت اس کے آگے جھکتے رہیں فرمایا خط میں یہ تو واضح نہیں کہ ایسے خیالات کے لوگ احمدی ہیں یا غیر احمدی بہر حال مجھے تاثر ملا تھا کہ کچھ احمدی نوجوان بھی جو بعض دفعہ لامذہبوں سے متاثر ہو کر ایسی باتیں کر جاتے ہیں تو تاثر یہ تھا کہ یہ جو پانچ وقت کی نمازیں ہیں گویا یہ بوجھ ہیں اور اللہ کے سامنے جھکنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آج کل کی مصروفیت کے زمانہ

باقی صفحہ: (11) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جلسہ سالانہ

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان نشان

ہر سال کی طرح امسال بھی ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۲۰۰۴ء کو جلسہ سالانہ قادیان اپنی تمام تر روحانی شان کے ساتھ عالمگیر جماعت احمدیہ پر اپنی خیر و برکت کی بارشیں لے کر آنے والا ہے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ کی شان میں فرمایا ہے کہ:

''اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس جلسہ کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے''۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

جس جلسہ کی بنیادی اینٹ خدائے رحمان نے اپنے ہاتھوں سے رکھی ہو اس جلسے کی شان اور اس کے اعلیٰ و ارفع مقام کے متعلق بھلا کیا کلام ہو سکتا ہے۔ ہاں یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مذکورہ ارشاد مبارک ہماری توجہ اس طرف ضرور مبذول کراتا ہے کہ ہمیں اس عظیم الشان جلسہ کو ضرور قدر و منزلت کی نظر سے دیکھنا چاہئے جس کی بنیادی اینٹ خداوند ذوالجلال نے اپنے ہاتھوں سے رکھی ہے۔

آج جبکہ اس جلسہ سالانہ کو ایک سو بارہ سال گزر چکے ہیں جماعت احمدیہ کی تاریخ شاہد ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو پیش خبریاں عطا فرمائی تھیں وہ من و عن اس جلسہ کی شان میں اور عالمگیر جماعت احمدیہ کے حق میں پوری ہو چکی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس مبارک جلسہ کی بنیادی اینٹ خدا کے ہاتھ سے رکھے جانے اور تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام کی خاطر اس کی بنیاد کے رکھے جانے کی دلیل کے طور پر آپ نے فرمایا تھا کہ خدا نے اس کے لئے قومیں تیار کر رکھی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ الحمد للہ کہ قادیان سے شروع ہونے والے جلسہ سالانہ کی شاخیں اب دنیا کے بیسیوں ممالک میں پھیل چکی ہیں اور ہر سال ہی اس میں نئی نئی اقوام شامل ہو کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت دے رہی ہیں اس طرح آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ:-

یاتیک من کل فج عمیق و یاتون من کل فج عمیق کہ لوگ ہر گہرے اور ایسے راستے سے تیرے پاس آئیں گے جس پر چل چل کر گڑھے پڑ جائیں گے۔

الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ کے قیام کے بعد یہ پیشگوئی بھی ہر سال اپنی شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ جلسہ سالانہ کے ضمن میں ہی ایک پیشگوئی یہ بھی تھی کہ '' الملوک یتبرّ کون بثیابک '' کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

الحمد للہ کے ہر سال ہی مختلف ممالک کے بادشاہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ سے برکتیں حاصل کرتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے متعلق صداقت سے بھری ہوئی پیشگوئیوں کا ذکر کرنے کے بعد اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ اس کے چند عظیم الشان فوائد کا ذکر کیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا پہلا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مرکزی جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کو امام وقت کی صحبت سے فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اس غرض کیلئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے... اور چونکہ ہر ایک کیلئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے....

لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کیلئے مقرر کئے جائیں''۔

دوسرا فائدہ آپؑ نے یہ فرمایا کہ جلسہ میں شامل ہونے والوں کو امام وقت کی ملاقات کے علاوہ ربانی باتوں کے سننے کا موقعہ میسر آجائے گا چنانچہ فرمایا اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دیں گے''۔

تیسرا فائدہ آپ نے یہ فرمایا کہ آپس میں اتفاق و اتحاد بڑھے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

''ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں تو دد و تعارف ترقی پذیر ہوگا۔ (آسمانی فیصلہ صفحہ ۳)

چوتھا فائدہ آپ نے یہ بتایا کہ وفات یافتہ بھائیوں کیلئے اس جلسہ میں دُعائے مغفرت ہوگی۔ فرمایا:

''جو بھائی اس عرصہ میں سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کیلئے دُعائے مغفرت ہوگی''۔

پھر فرمایا اس جلسہ کے موقع پر جب سب بھائی اکٹھے ہوں گے تو اشاعت اسلام اور ہمدردی دین اسلام کیلئے تدابیر پیش ہوں گی۔ (تبلیغ رسالت جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۵)

ان اُمور کے علاوہ یہ عظیم الشان جلسہ سالانہ نہ صرف یہ کہ ایک عمدہ موقع تبلیغ کا فراہم کرتا ہے بلکہ احباب جماعت کو میزبانی اور مہمانی کے آداب سکھانے اور ان کے اس قومی فریضہ کو ہر سال ہی کمانے کا ذریعہ بنتا ہے ہر ایک کو جذبۂ ایثار اور خدمت خلق کے دکھانے کا موقع ملتا ہے اس طرح قومی اخلاق ترقی پذیر ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک نصیحت پر اس گفتگو کو ختم کیا جاتا ہے آپ مہمانوں اور میزبانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''جلسہ سالانہ کے دوران آپ نے شور نہیں کرنا آوازیں نہیں کسنی جو راستے مقرر ہیں ان پر چلنا ہے نظریں نیچی رکھنی ہیں زبانوں سے شہد ٹپکانا ہے۔ چہروں سے غصہ ظاہر نہیں کرنا خدا کے حضور میں ہر وقت عاجزی سے جھکے رہنا ہے اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کا سبق سیکھنا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے جو توقعات وابستہ ہیں ان کے مطابق زندگی گزارنی ہے۔ (الفضل ۱۵ دسمبر ۱۹۷۹ء)

(منیر احمد خادم)

ہماری تاریخ

''جب تک بیس ہزار اشخاص اسلام میں واپس نہیں آتے اس وقت تک ہماری تبلیغ جاری رہے گی''

ملکانہ (یو پی) میں ارتداد کا المناک سانحہ اور جماعت احمدیہ کی ارتداد کو روکنے، اور مرتد مسلمانوں کو دوبارہ اسلام میں لانے کی سر توڑ کوشش۔ ہماری تاریخ کا ایک ناقابل فراموش باب ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 16 نومبر 1934ء کو الہامی سکیم تحریک جدید کے سلسلہ میں پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں اس کی اہمیت پر تمہیدی طور پر نہایت بصیرت افروز رنگ میں روشنی ڈالی اس ضمن میں یہ بھی بتایا کہ:

''جب ملکانا میں ارتداد شروع ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ میں یعنی تقریباً دو مہینہ کے اندر اندر انہوں نے بیس ہزار آدمی مسلمانوں میں سے مرتد کر لئے تو اس وقت لاہور میں ڈھنڈورا پیٹا گیا کہ کیا کوئی مسلمان ملکانوں کی خبر گیری کرنے والا نہیں۔۔ پھر اشتہار دیئے گئے جن میں لکھا گیا تھا کہ احمدی لوگ کہا کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے محافظ ہیں بتائیں کہ کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ وہ بیدار ہوں اور اسلام کی حفاظت کریں۔ اس پر میں نے اپنی جماعت میں اعلان کیا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے تین سو آدمیوں نے اپنی جانیں پیش کر دیں اور ایک ایک وقت میں سو سو مبلغ ہمارا ملکانا میں کام کرتا رہا، ایک لاکھ کے قریب ہمارا روپیہ خرچ ہوا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نتیجہ یہ نکلا کہ آریوں کو ہر میدان میں شکست دے دی اور یہ جو ان کا خیال تھا کہ وہ مسلمانوں میں ایک عام رو ارتداد کی چلا دیں گے غلط ثابت ہوئی۔ گاندھی جی کو جو اس وقت جیل میں تھے، جب یہ حالت معلوم ہوئی تو انہوں نے اس پر اظہار ناراضگی کرنا شروع کیا اور سیاسی لیڈروں نے کہنا شروع کیا کہ آپس میں صلح کر لو اور اپنے اپنے مبلغ واپس منگوا لو۔ سوامی شردھانند جی اس وقت زندہ تھے انہوں نے پُر زور آواز اٹھائی کہ ہمیں گاندھی جی کی بات مان لینی چاہئے اور آپس میں صلح کر لینی چاہئے۔ چنانچہ دہلی میں ایک میٹنگ ہوئی۔ ہمارے بعض دوستوں نے کہا کہ اس میٹنگ میں ہمیں نہیں بلایا گیا۔ میں نے کہا آپ لوگ تسلی رکھیں وہ ہمیں بلانے پر مجبور ہوں گے کیونکہ ہمارے بغیر یہ صلح ہو ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ دوسرے ہی دن ڈاکٹر انصاری، مولانا محمد علی صاحب اور حکیم اجمل خانصاحب کی طرف سے میرے نام تار آیا جس میں لکھا تھا کہ آپ اپنے نمائندوں کو یہاں بھیجئے۔ میں نے اپنے دوستوں سے کہا دیکھو وہ ہمارے بلانے پر مجبور ہو گئے ہیں میں تو پہلے ہی جانتا تھا کہ وہ ہمارے بغیر صلح کر ہی نہیں سکتے۔ خیر جب میں نے اپنی طرف سے نمائندے بھیجے تو میں نے انہیں کہہ دیا کہ وہاں یہی امر پیش کیا جائے گا کہ گاندھی جی چونکہ سخت اذیت پا رہے ہیں اس لئے کام سب بند کر دینا چاہئے اور اپنے اپنے مبلغ واپس منگوا لینے چاہئیں، آریہ اپنے گھروں میں چلے جائیں اور مسلمان اپنے گھروں

''میں نے اپنی جماعت میں اعلان کیا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے تین سو آدمیوں نے اپنی جانیں پیش کر دیں اور ایک ایک وقت میں سو سو مبلغ ہمارا ملکانہ میں کام کرتا رہا، ایک لاکھ کے قریب ہمارا روپیہ خرچ ہوا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نتیجہ یہ نکلا کہ آریوں کو ہر میدان میں شکست دے دی۔''

باقی صفحہ: (15) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

دفتر اوّل کے مجاہدین کے کھاتوں کو زندہ کرنے کی تحریک کی یاددہانی

وہ تمام احمدی جو ابھی تک تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل نہیں ہوئے انہیں دفتر پنجم میں شامل کیا جائے

تحریک جدید کا نظام، نظام وصیت کے لئے ارہاص کے طور پر ہے اور نظام وصیت کے ساتھ نظام خلافت کا بڑا گہرا تعلق ہے

سال گزشتہ میں تحریک جدید میں مالی قربانی پیش کرنے کے لحاظ سے دنیا بھر کی جماعتوں میں پاکستان اول، امریکہ دوم اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہا

تحریک جدید دفتر اول کے 71ویں سال کا، دفتر دوم کے 61ویں سال ، دفتر سوم کے 40ویں سال کا، دفتر چہارم کے 20ویں سال کا اور دفتر پنجم کے پہلے سال کا اعلان

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۵ رنومبر ۲۰۰۴ء، بمطابق ۵ رنبوت ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ . وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾۔(آل عمران:93)

اس کا ترجمہ ہے کہ تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکو گے۔ یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

یکم رنومبر سے ہر سال تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز ہوتا ہے۔ اور عموماً پہلے یا دوسرے جمعہ میں اس کا اعلان ہوتا ہے۔ نئے آنے والوں اور شعور کی عمر کو پہنچنے والے بچوں اور بعض نوجوانوں کو شاید تحریک جدید کی تاریخ کا صحیح طور پر علم نہ ہو اس لئے مختصراً یہاں اس کے بارے میں کچھ بتاؤں گا۔

تحریک جدید کا آغاز 1934ء میں ہوا جب جماعت کے خلاف ایک فتنہ اٹھا، احرار نے بڑا شور مچایا۔ مخالفت کا ایک طوفان تھا کہ احمدیت کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں گے۔ قادیان کا نام ونشان مٹانے کی باتیں ہوتی تھیں۔ اس کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی باتیں ہوتی تھیں۔ بہشتی مقبرہ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مزار ہے اور دوسرے مقدس مقامات کی بے حرمتی کے پروگرام تھے اور پھر حکومت کی طرف سے بھی بجائے تعاون کے مخالفین کی زیادہ حمایت نظر آتی تھی۔ ان کی طرفداری تھی۔ تو اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو تحریک کی کہ ایک فنڈ مہیا کریں، کچھ چندہ اکٹھا کریں، رقم اکٹھی کریں۔ اس سوچ کے ساتھ یہ تحریک کی کہ مخالفین کی ریشہ دوانیاں، یہ شور شرابہ اس لئے ہے کہ جو تبلیغ کا حق ہمیں ادا کرنا چاہئے وہ ہم نے پوری طرح ادا نہیں کیا۔ اس کے بارے میں سنجیدگی سے نہیں سوچا، احمدیت کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے جو کوشش ہونی چاہئے تھی وہ اس طرح نہیں کی گئی جو حق تھا۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ جماعت کو اب اس بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہئے۔ اور احمدیت کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچانا چاہئے۔ اور اس کے لئے آپ نے جماعت کو مالی قربانی کی تحریک کی۔ فرمایا کہ تین سال میں کم از کم 27 ہزار روپیہ جمع کریں۔

لیکن یہ بات دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ مسیح موعودؑ کی اس پیاری جماعت نے تین سال میں 27 ہزار جمع کرنے کی بجائے پہلے سال ہی ایک لاکھ روپیہ پیش کر دیا۔ (یہ ستائیس ہزار روپیہ تین سال میں جمع ہونا تھا) اور تین سال میں چار لاکھ روپے سے زیادہ کی قربانی کی۔ آج ہم اس رقم کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ایک تو روپے کی قیمت آج کل کے لحاظ سے بہت بہتر تھی۔ آج تو پاؤنڈ ایک سو دس روپے میں آجاتا ہے۔ اس لئے تصور نہیں ہے۔ پھر جماعت کے افراد کی مالی حالت بھی ایسی نہیں تھی کہ کہہ سکیں کہ صاحب ثروت اور امیر لوگوں نے قربانی کر دی ہو گی۔ نہیں، بلکہ دو آنے چار آنے، روپیہ، دو روپیہ پیش کرنے والے لوگ تھے اور انہیں کی تعداد تھی جو اکثریت میں تھی۔ اپنے پیٹ کاٹ کر اپنے بچوں کو سوکھی روٹی کھلا کر یہ قربانیاں کی گئی تھیں کہ خدا کے خلیفہ نے ہمیں آج پکارا ہے کہ میرے انصار بن کر آؤ اپنی زندگیوں میں مزید سادگی پیدا کرو اور اس مال میں سے جس کی تمہیں ضرورت ہے خرچ کرو، اللہ کی راہ میں قربان کرو، اللہ کی خاطر اس کو دو۔ کیونکہ آج دشمن اس سوچ میں ہے کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دے، احمدیت کو جڑ سے ختم کر دے، مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کرے۔

تو یہ تھے وہ حالات جن میں اُس زمانے کے احمدیوں نے، اُس وقت کے احمدیوں نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں دیں۔ اور جو مطالبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا اس سے کوئی 15,14 گنا زیادہ رقم اکٹھی کر کے خلیفۂ وقت کے قدموں میں لا کے رکھ دی اس لئے کہ دین کی مدد کر کے ہم بھی خدا کو راضی کریں۔ وہ خدا جو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے وہ کیا کہے گا کہ جو کچھ مَیں نے تمہیں دیا تھا جب میرے دین کے لئے ضرورت پڑی ہے تو تم چھپانے لگ گئے ہو۔ حالانکہ میرے علم میں ہے کہ کس کے پاس کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ اکثر نے اپنے آپ کو مشکل میں ڈال کر یہ قربانیاں خدا کو راضی کرنے کے لئے دیں۔ کیونکہ انہوں نے یہ سمجھا کہ اسی میں ہماری بقا ہے کہ آج جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے چاہے وہ کم ہے لیکن ان کے لئے تو وہی بہترین حصہ تھا، وہ اللہ کی راہ میں پیش کر دیا جائے۔ کیونکہ اسی وجہ سے انہوں نے سوچا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ان بندوں میں شمار ہو سکتے ہیں جن کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کے لئے دوڑا چلا آتا ہے جن کی اللہ تعالیٰ کی راہ میں کی گئی قربانیاں کبھی ضائع نہیں ہوتیں۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم کا جو قرآن ہی کی تعلیم ہے اس کا مکمل ادراک اور سمجھ تھی۔ آپ نے فرمایا کہ تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز نہیں پا سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں"۔

(فتح اسلام صفحہ 63۔ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نمبر 2 صفحہ 130 مطبوعہ ربوہ)

غرض یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے مالی وسائل کم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کیا۔ پھر زندگیاں وقف کیں جن کے ذریعہ سے ہندوستان سے باہر احمدیت کا پیغام زیادہ منظم ہو کر پھیلنا شروع ہوا۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے دوسرے ملکوں میں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں (قید بھی ہوئے)۔ غرض اشاعت دین کے لئے یہ تحریک جو حضرت مصلح موعودؓ نے شروع کی تھی اس کے لئے اس زمانے کے لوگوں نے بے انتہا قربانیاں دیں۔ اور آپؓ نے شروع میں فرمایا تھا کہ یہ تحریک دس سال کے لئے ہو گی۔ پھر جب دس سال ختم ہو گئے تو آپؓ نے اس کو مزید بڑھا دیا اور پھر اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق یہ مستقل تحریک بن گئی۔

اور آج ہم جو دنیا کے مختلف ممالک میں احمدیت کی ترقی کے نظارے دیکھ رہے ہیں یہ ان پہلے لوگوں کی قربانیوں کا ہی نتیجہ ہے۔ جماعتی ترقی کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انفرادی طور پر بھی اُن لوگوں کی قربانیوں کو ضائع نہیں کیا۔ اُن لوگوں نے اُس وقت جو چند آنوں اور روپوں کی قربانیاں دی تھیں ان میں سے اکثر کی اولادیں آج بڑی آسودہ حال اور بہتر حالات میں ہیں لاکھوں کما رہی ہیں۔ مالی لحاظ سے بڑی اچھی حالت میں ہیں۔ بعض ان میں سے شاید ایسے بھی ہوں گے جو تحریک جدید کے اس وقت کے بجٹ

کے مطابق شاید آج کل انفرادی طور پر بھی چندہ دے دیتے ہوں۔ لیکن ان لوگوں کی قربانیاں بھلائی نہیں جا سکتیں۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اظہار کیا تھا کہ تحریک جدید کے جو شروع کی قربانی کرنے والے ہیں ان کے کھاتوں کو تاقیامت زندہ رکھا جائے، ہمیشہ جاری رکھا جائے اور ان کی اولادیں یہ کام اپنے سپرد لیں، اس ذمہ داری کو اٹھائیں اور ان کے کھاتے کبھی مرنے نہ دیں۔ وہ پانچ ہزار مجاہدین جو تھے ان کے کھاتے کبھی نہ مریں۔ شروع میں وہ پانچ ہزار تھے اس کے لئے دو دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے تحریک کی کہ ایسے لوگوں کی اولادیں کچھ ہوش کریں اور آگے آئیں اور اپنے بزرگوں کے کھاتے جو فوت ہو گئے، جنہوں نے قربانیاں دیں، ان کھاتوں کو دوبارہ زندہ کریں۔ ان کے نام رجسٹروں میں رہنے چاہئیں۔ ان کے نام کا چندہ جاری رہنا چاہئے۔ چند روپے ہی تھے وہ، لیکن ان کا نام بہرحال رہنا چاہئے۔ اور یہ تاقیامت رہنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ اس وقت ان میں سے اکثریت یہ لوگ پانچ دس روپے ہی دینے والے تھے۔ ایسا مشکل کام نہیں ہے کہ یہ کھاتے دوبارہ زندہ نہ کئے جاسکیں۔ ان کے نام کے چندے دوبارہ جاری نہ کئے جاسکیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ بہتوں کے حالات اب ایسے ہیں کہ ان کے لئے یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے کہ اپنے بزرگوں کے چندے دوبارہ دینا شروع کر دیں۔ بہرحال دفتر تحریک جدید نے بھی حضورؒ کے توجہ دلانے پر کوشش کی تھی اور ان پانچ ہزاری مجاہدین میں سے چونتیس سو کے کھاتے دوبارہ جاری ہو گئے تھے، ان کے نام کے چندے دیئے جانے لگ گئے تھے۔ لیکن پھر لوگوں کی عدم توجہ کی وجہ سے یا کچھ لوگوں کے باہر نکل جانے کی وجہ سے یا اور کچھ وجوہات سے پھر اس طرف توجہ کم ہو گئی۔ ہوسکتا ہے کہ باہر آ کے کچھ لوگ چندے اپنے بزرگوں کے نام پہ دیتے بھی ہوں لیکن باہر کے ملکوں میں یہ ادائیگیاں ان کے بزرگوں کے نام میں شمار نہیں ہوتیں۔ اور اگر ہوتی بھی ہیں تو مرکز میں کیونکہ ریکارڈ ہے وہاں درج نہیں ہوتیں۔ اور ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے بزرگوں کے نام پر ادائیگی کر رہے ہوں اور آپ کے نام پر یہ ادائیگی شامل کی جارہی ہو۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا کیونکہ ریکارڈ مرکز میں ہے اس لئے ایسے بزرگوں کی اولادیں اپنے بزرگوں کے کھاتے اگر زندہ کرنا چاہتی ہیں تو وہ سہولت اسی میں ہے کہ مرکز ربوہ سے رابطہ کریں کہ ان کی کیا کیا رقم تھی یا وعدے تھے اور وہیں ادائیگی کی کوشش کریں تاکہ ریکارڈ درست رہے۔ کیونکہ اب جیسا کہ میں نے کہا یہ چونتیس سو جو کھاتے تھے ان میں سے بھی توجہ کم ہوتی چلی گئی ہے اور پھر یہ اب اکتیس سو کے قریب رہ گئے ہیں۔ اس لئے بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جن بزرگوں کے کھاتے کوئی زندہ نہیں کرتا ان کے حساب میں کوئی چندہ نہیں دیتا، ان کے اس وقت کے مطابق جو چند روپوں میں ادائیگی ہوتی تھی، (پانچ دس روپے میں) یا ویسے بھی ان کا نام زندہ رکھنے کے لئے ٹوکن کی صورت میں ہوسکتی ہے۔ فرمایا تھا کہ پانچ روپے کے حساب سے ایک ہزار کی میں ذمہ واری اٹھاتا ہوں۔ میں اپنے ذمے لیتا ہوں اگر ان کی اولادیں ان کے نام کے ساتھ چندہ نہیں دے سکتیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اور اس طرح لوگ آگے آئیں اور ذمہ واری اٹھائیں۔ اور اپنے بارے میں یہ فرمایا کہ میرے بعد میری اولاد امید کرتا ہوں اس کام کو جاری رکھے گی۔ تو بہرحال آپ کو بھی دفتر نے توجہ نہیں دلائی یا ریکارڈ درست نہیں رکھا، ہوسکتا ہے کہ اپنے چندوں میں شامل کر کے آپ ان لوگوں کے لئے چندے دیتے رہے ہوں لیکن بہرحال ریکارڈ میں یہ بات نظر نہیں آ رہی کہ آپ کا وعدہ تھا۔ اس لئے ان کی اس خواہش کی تکمیل میں ان کا جو اکیس سالہ دور خلافت تھا جس حساب سے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا، اپنے خطبے میں ذکر کیا تھا۔ اب دفتر تحریک جدید کو مَیں کہتا ہوں کہ یہ حساب مجھے بھجوا دیں۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی اولاد اس کی ادائیگی کر دے گی۔ جو بھی ان کا حساب بنتا ہے، ان ایک ہزار بزرگوں کا۔ بہرحال اگر اولاد نہیں بھی کرے گی تو میں ذمہ واری لیتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ادا کر دوں گا۔ اور اسی حساب سے دفتر ایسے تمام لوگوں کے کھاتوں کے بارے میں مجھے بتائے جن کے کھاتے ابھی تک جاری نہیں ہوئے تاکہ ان کی اولادوں کو توجہ دلائی جاتی رہے۔ لیکن جب تک ان کی اولادوں کی اس طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی، اسی حساب سے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ کھاتے ٹوکن کے طور پر زندہ رکھنے چاہئیں، ان لوگوں کی ادائیگی مَیں اپنے ذمے لیتا ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ مَیں ادا کروں گا۔ اور جب تک زندگی ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے ادا کرتا رہوں گا اس کے بعد اللہ میری اولاد کو توفیق دے۔ لیکن یہ لوگ جن کی قربانیوں کے ہم پھل کھا رہے ہیں۔ ان کے نام بہرحال زندہ رہنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی اولادوں کو توفیق دے۔

یاد رکھیں کہ یہ فیض، یہ فضل، جیسا کہ مَیں نے کہا ان لوگوں کی قربانیوں کی ہی وجہ سے ہے جو آج ہم پر ہے۔ اور آج آپ کی اس قربانی کی وجہ سے اسی طرح بڑھ کر یہ فیض اور فضل آپ کی نسلوں میں، آپ کی اولادوں میں جاری ہو جائے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ جیسے تم میں کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے اور بڑا جانور بنا دیتا ہے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ۔ باب لا یقبل اللہ صدقۃ من غلول)

تو یہ ہے اللہ کے رسول کا وعدہ اور یہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق ہے کہ میں بڑھاتا ہوں اور اتنا بڑھاتا ہوں کہ سات سو گنا تک بڑھا دیتا ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ پس اس بات پر خوفزدہ نہ ہوں کہ اتنے لمبے عرصے کے کھاتے کس طرح زندہ کئے جائیں۔ جتنا زیادہ سے زیادہ پیچھے جا کر اپنی توفیق کے مطابق کھاتے زندہ کر سکتے ہیں، وہ کریں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو بھی دیکھیں۔ اور پھر جوں جوں اللہ تعالیٰ فضل بڑھاتا چلا جائے گا آپ کی توفیق بھی بڑھتی جائے گی۔ پھر یہ بھی خواہش ہو گی کہ مَیں وہ تسلسل قائم رکھوں اور کوئی بیچ میں سال ایسا نہ ہو کہ خالی گیا ہو۔ اگر ایسے لوگ کچھ دیتے ہیں تو دفتر بھی یہ خیال رکھے صرف تسلسل کے پیچھے نہ پڑھائیں، قواعد کی زیادہ پیچیدگیوں میں، اگر کوئی کھاتے زندہ کرنا چاہتا ہے تو کھاتے زندہ کر دیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے۔ اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر۔ (بخاری کتاب الزکوۃ باب قول اللہ فاما من اعطی واتقی.....)

تو یہ ایک اور ترغیب ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے اپنے والدین کی قربانیوں کی طرف توجہ نہیں کی۔ اپنے لئے بھی اور اپنے والدین کی قربانیوں کی طرف بھی توجہ کریں۔ پس جلدی سے آگے بڑھیں اور فرشتوں کی دعائیں لینے والے بنیں تاکہ آپ کی اولادیں بھی اس قربانی سے فیض پاتی رہیں۔ یہی سب سے بڑا خزانہ ہو گا جو آپ اپنی اولادوں کے لئے ان دعاؤں کا چھوڑ کر جائیں گے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے، ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کو راہ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقہ)

پرانے بزرگوں کے کھاتوں کے علاوہ تو ماشاء اللہ اس وقت جو بعض جگہوں پہ قربانی کا معیار ہے۔ جماعت میں بہت اعلیٰ معیاری قربانیاں ہیں۔ جماعت قابل رشک نمونے دکھاتی ہے اور دکھا رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال یہ سلسلہ آگے ہی بڑھتا چلا جا رہا ہے لیکن ان معیاروں کو قائم رکھنے کے لئے اپنی آئندہ نسلوں کو بھی تلقین کرتے رہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کوئی عورت اپنے گھر کی کھانوں کی چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے، بشرطیکہ بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اس عورت کو بھی ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا کہ اس کے خاوند کو اس مال کے کمانے کی وجہ سے ملا۔ (بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب اجر المرءۃ اذا تصدقت من بیت زوجھا.....) کیونکہ رقم خاوند کی ہے۔ اگر وہ خرچ کرتی ہے تو دونوں کو اس کا ثواب مل رہا ہے۔ جماعت پر بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ ہماری جماعت کی خواتین اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت آگے بڑھ جاتی ہیں۔ اور اپنی ضرورتوں اور خواہشوں کو پیچھے چھوڑ دیتی ہیں۔ پھر بعض عورتوں کے ہاتھوں میں اتنا سگھڑ پن ہوتا ہے کہ عام طور پہ گھر والوں کو محسوس بھی نہیں ہوتا اور اسی طرح گھر کا نظام چل رہا ہوتا ہے، گھر کا وہی معیار قائم رہتا ہے اور اس میں سے بچت کر کے وہ چندوں میں دے رہی ہوتی ہیں۔ اگر ایسی عورتیں ہیں جو اچھے طور پہ گھر چلا رہی ہیں، خاوندوں کو بھی ان کی ٹوہ میں نہیں رہنا چاہئے کہ چندہ فلاں جگہ سے تم نے کس طرح دے دیا۔ جو دے دیا وہ دے دیا۔ اس حدیث کے مطابق ثواب عورت کو بھی مل رہا ہے، آپ کو بھی مل رہا ہے۔ اور جن

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

عورتوں کو بچت کی عادت نہیں ہے ان کو بھی بچت کی عادت ڈالنی چاہئے۔ بعضوں کو فضول خرچی کی بہت زیادہ عادت ہوتی ہے ان کو اپنے اخراجات کو کم کرنا چاہئے۔ دکھاوے کے لئے بلاوجہ گھروں پر خرچ کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض جیسا کہ مَیں نے کہا کہ گھروں میں بھی خرچ کرتی ہیں لیکن بچت کر کے کرتی ہیں۔ تو چندوں کے ساتھ ساتھ اگر وہ اپنے گھروں میں بھی خرچ کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن فضول خرچی کر کر کے صرف گھر پر خرچ کئے جانا اور کہہ دینا ہمیں چندے دینے کی توفیق نہیں، یہ غلط ہے۔ اور جن ماؤں کو سادگی کی عادت ہوتی ہے اور چندے دینے کی عادت ہوتی ہے تو ان کی اولادوں میں بھی یہ چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب وہ اولادیں عملی زندگی میں آتی ہیں تو ان کے ہاتھ میں بھی اللہ تعالیٰ اسی طرح برکت پیدا کر دیتا ہے۔ ان کو بھی بہترین انداز میں بہترین رنگ میں گھر چلانے کے ساتھ ساتھ چندے دینے کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ لیکن یہ بھی ہے یہاں مَیں بتا دوں کہ بعض گھروں میں کشائش آنے کے ساتھ ساتھ حالات بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ جیسا کہ مَیں نے کہا فضول خرچی کی عادت پڑ جاتی ہے اور دکھاوے کے لئے خرچ کرنے کا رجحان بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تو ان لوگوں کو پھر مَیں کہتا ہوں کہ توجہ کرنی چاہئے۔ اپنے اخراجات کم کریں اور سادگی کو اپنائیں۔ اور پھر اس سادگی کی وجہ سے مالی قربانیاں کرنے کی توفیق پائیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ اپنی نسبتی ہمشیرہ حضرت اسماء بنت ابو بکرؓ کو نصیحت فرمائی کہ اللہ کی راہ میں گن گن کر خرچ نہ کیا کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر ہی دیا کرے گا۔ اپنی روپوں کی تھیلی کا منہ بند کر کے نہ بیٹھ جانا ورنہ پھر اس کا منہ بند ہی رکھا جائے گا۔ جتنی طاقت ہے کھول کر خرچ کیا کرو۔ (بخاری، کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ فیھا استطاع)

جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت میں بہت تعداد ہے جو دل کھول کر چندہ دینے والی ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتی ہے۔ لیکن ایسے بھی لوگ ہیں جو اچھی بھلی آمد ہوتی ہے تو حیلے بہانے تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ بہت سارے اپنے اخراجات شامل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اصل آمد تو ہماری یہ ہے۔ اس پہ ہم چندہ دیں گے۔ یا اس کے مطابق ہم چندہ دیں گے۔ ہماری آمد کوئی نہیں، حالات بڑے خراب ہیں۔ تو ان کو بھی سوچنا چاہئے، ناشکری نہیں کرنی چاہئے۔ اس ناشکری کی وجہ سے جو اچھے بھلے حالات ٹھیک ہیں وہ خراب بھی ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ تو یہی کہتا ہے کہ میری راہ میں وہی مال خرچ کرو جو تمہیں زیادہ محبوب ہے۔ اپنی ضروریات کو پیچھے ڈالو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ .... لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا“۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-308)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ: ”قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجا لاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے“۔

پھر فرمایا کہ: ”انسان اگر بازار جاتا ہے تو بچے کی کھیلنے والی چیزوں پر ہی کئی کئی پیسے خرچ کر دیتا ہے۔ تو پھر یہاں اگر ایک ایک پیسہ دے دیوے تو کیا حرج ہے؟ خوراک کے لئے خرچ ہوتا ہے، لباس کے لئے خرچ ہوتا ہے، اور ضرورتوں پر خرچ ہوتا ہے، تو کیا دین کے لئے ہی مال خرچ کرنا گراں گزرتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ ان چند دنوں میں صدہا آدمیوں نے بیعت کی ہے مگر افسوس ہے کہ کسی نے ان کو کہا بھی نہیں کہ یہاں چندوں کی ضرورت ہے۔ خدمت کرنی بہت مفید ہوتی ہے۔ جس قدر کوئی خدمت کرتا ہے اسی قدر وہ راسخ الایمان ہو جاتا ہے۔ اور جو کبھی خدمت نہیں کرتے ہمیں تو ان کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے۔ چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ مَیں اتنا چندہ دیا کروں گا کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے“۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ”بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کر لو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ۔ نہایت درجہ کا بخیل (کنجوس) اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے۔ ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس میں سے سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لئے اسی طرح سے نکالا کرے۔ چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانوں میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے“۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 358-361 جدید ایڈیشن)

پس جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بچوں، کھلونوں وغیرہ پر خرچ کر دیتے ہیں تو دین کے لئے کیوں نہیں کئے جاتے۔ تو اس وقت بھی جب بچوں پہ خرچ کر رہے ہوتے ہیں اگر بچوں کو سمجھایا جاوے اور کہا جائے کہ تمہیں بھی مالی قربانی کرنی چاہئے اور اس لئے کہ جماعت میں بچوں کے لئے بھی، جو نہیں کماتے ان کے لئے بھی ایک نظام ہے۔ تحریک جدید ہے، وقف جدید ہے۔ تو اس لحاظ سے بچوں کو بھی مالی قربانی کی عادت ڈالنے کے لئے ان تحریکوں میں حصہ لینا چاہئے۔ اس کے لئے کہنا چاہئے، اس کی تلقین کرنی چاہئے۔ جب بھی بچوں کو کھانے پینے کے لئے یا کھیلنے کے لئے رقم دیں تو ساتھ یہ بھی کہیں کہ تم احمدی بچے ہو اور احمدی بچے کو اللہ تعالیٰ کی خاطر بھی اپنے جیب خرچ میں سے کچھ بچا کر اللہ کی خاطر، اللہ کی راہ میں دینا چاہئے۔

اب عید آ رہی ہے۔ بچوں کو عیدی بھی ملتی ہے تحفے بھی ملتے ہیں۔ نقدی کی صورت میں بھی۔ اس میں سے بھی بچوں کو کہیں کہ اپنا چندہ دیں۔ اس سے پھر چندہ ادا کرنے کی اہمیت کا بھی احساس ہوتا ہے اور ذمہ داری کا بھی احساس ہوتا ہے۔ بچہ پھر یہ سوچتا ہے اور بڑے ہو کر یہ سوچ پکی ہو جاتی ہے کہ میرا فرض بنتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر خرچ کروں، قربانیاں دوں۔

پھر نو مبائعین کے بارے میں فرمایا کہ بیعت کرتے ہیں اور وہ چندہ نہیں دیتے۔ ان کو بھی اگر شروع میں یہ عادت ڈال دی جائے کہ چندہ دینا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اس کے دین کی خاطر قربانی کی جائے تو اس سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے تو ان کو بھی عادت پڑ جاتی ہے۔ بہت سے نو مبائعین کو بتایا ہی نہیں جاتا کہ انہوں نے کوئی مالی قربانی کرنی بھی ہے کہ نہیں۔ تو یہ بات بتانا بھی انتہائی ضروری ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کا پھر ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے جو مالی قربانیاں نہیں کرتے۔ اب اگر ہندوستان میں، انڈیا میں اور افریقن ممالک میں یہ عادت ڈالی جاتی تو چندے بھی کہیں کے کہیں پہنچ جاتے اور تعداد بھی کئی گنا زیادہ ہو سکتی تھی۔

اب مَیں دوبارہ تحریک جدید کے نئے مالی سال کی طرف، جو شروع ہونا ہے، آتا ہوں۔ لیکن اس سال کے شروع میں جہاں مالی پوزیشن بتائی جاتی ہے چندوں کی تعداد بھی بتائی جاتی ہے وہاں ساتھ ہی نئے سال کا اعلان بھی کیا جاتا ہے۔ تو اعلان کرنے سے پہلے اس کا جو تھوڑا سا تاریخی حصہ رہ گیا تھا وہ میں بتا دیتا ہوں۔ تحریک جدید جیسا کہ مَیں نے بتایا، پہلا دور دس سال کا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے شروع کیا تو اس وقت آپؓ نے اس دور کو دفتر کہا۔ 1934ء میں جب شروع کیا تو وہ دس سال کے لئے تھا وہ دفتر اول کہلاتا تھا۔ اس میں جیسا کہ میں نے بتایا پانچ ہزار مجاہدین شامل تھے۔ پھر کام کی نوعیت کے لحاظ سے اور اس کی اہمیت کے پیش نظر جیسا کہ مَیں نے کہا آپؓ نے اس کو مزید آگے بڑھا دیا، دس سال سے زائد کر دیا۔ اور اس دوسرے دور کو دفتر دوم کا نام دیا گیا۔ شروع میں تو دفتر دوم کا کوئی معین عرصہ نہیں تھا، جہاں تک مَیں نے دیکھا ہے، لیکن بعد میں آپ کا ایک ارشاد ملتا ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ آئندہ یہ دفتر قائم ہوتے چلے جائیں گے اور ہر دور، ہر دفتر 19 سال کا ہوگا۔ لیکن دفتر دوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی لمبی بیماری کی وجہ سے بند نہ ہوا اور اس وقت، 1964ء میں دفتر سوم جاری ہونا چاہئے تھا۔ لیکن دفتر سوم اس وقت جاری نہ ہو سکا۔ اور

نونیت جیولرز
NAVNEET
JEWELLERS
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

1966ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے نئے آنے والوں کے لئے دفتر سوم کا اجراء فرمایا اور فرمایا کہ کیونکہ یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہونا چاہئے تھا اس لئے میں اس کو یکم نومبر 1965ء سے شروع کرتا ہوں۔ تو اس طرح سے یہ دفتر حضرت مصلح موعودؓ کے دور خلافت سے منسوب ہو جائے گا۔ کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ کی وفات 9 نومبر 1965ء کو ہوئی تھی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا کہ کیونکہ اعلان مَیں کر رہا ہوں اس لئے اس کا ثواب مجھے بھی مل جائے گا۔ تو بہرحال اس دفتر سوم کا اعلان خلافت ثالثہ میں ہوا تھا۔ اور پھر دفتر چہارم کا آغاز 19 سال بعد 1985ء میں خلافت رابعہ میں ہوا۔ اور اس اصول کے تحت کہ (وہ جو حضرت مصلح موعودؓ نے اصول رکھا تھا کہ 19 سالہ دور ہوگا) آج 19 سال پورے ہونے پر دفتر چہارم کو بھی 19 سال پورے ہو گئے ہیں اس لئے آج سے دفتر پنجم کا آغاز ہوتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اب آئندہ سے جتنے بھی نئے مجاہدین تحریک جدید کی مالی قربانی میں شامل ہوں گے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے۔

ایک تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ نئے بیعت میں شامل ہونے والوں کو احمدیت میں شامل ہونے والوں کو مالی قربانی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ ایسے تمام لوگوں کو، اب مَیں اس ذریعہ سے دفتر کو ہدایت کر رہا ہوں کہ چاہے جو گزشتہ سالوں میں احمدی ہوئے ہیں لیکن تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے ان سب کو اب تحریک جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور ان کا شمار اب دفتر پنجم میں ہوگا۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا اگر ان کو بتایا جائے کہ مالی قربانی دینی ضروری ہے اور ان کو بتائیں کہ تمہارے پاس جو یہ احمدیت کا پیغام پہنچا ہے یہ تحریک جدید میں مالی قربانی کرنے والوں کی وجہ سے ہی پہنچا ہے۔ اس لئے اس میں شامل ہوں تا کہ تم اپنی زندگیوں کو بھی سنوارنے والے بنو اور اس پیغام کو آگے پہنچانے والوں میں بھی شامل ہو جاؤ حصہ دار بن جاؤ۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہے میرے علم میں ہے کہ ہندوستان میں بھی اور افریقہ میں بھی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کو مالی قربانی میں شامل نہیں کیا گیا ان کو مالی قربانی میں شامل کریں۔ پھر اس دفتر پنجم میں نئے پیدا ہونے والے بھی یعنی جو اب احمدی بچے پیدا ہوں گے۔ وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے۔ تو بہرحال افریقہ میں جہاں بہت بڑی تعداد احمدیت میں شامل ہوئی ہے یہ ہماری سستی ہے کہ ان کو ہم مالی نظام میں شامل نہیں کر سکے۔ ایک تو اس کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ بیعتیں کروانے کے بعد رابطہ صحیح نہیں رکھا پھر ان لوگوں کو مالی قربانی کی اہمیت سے صحیح طرح آگاہ نہیں کیا گیا، واقفیت نہیں کروائی گئی۔ اور اب جب مَیں نے جماعتوں کو توجہ دلائی کہ افریقہ میں بے شمار لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ رابطے نہیں ان سے رابطے پیدا کریں اسی طرح ہندوستان میں بھی۔ جب ان لوگوں سے رابطے کئے گئے تو انہوں نے شکوہ کیا کہ تم ہماری بیعت کروا کے ہمیں چھوڑ کر چلے گئے اور بعض لوگوں نے بڑی ناراضگی کا اظہار کیا۔ بعض ملکوں کے جب مَیں دورے پر گیا ہوں، بعضوں نے یہ بھی اظہار کیا کہ ہمیں اطلاع کیوں نہیں دی گئی ہم ملنے کے لئے آ جاتے، وہ نہیں آ سکے۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے ہم احمدیت پر قائم ہیں لیکن جو تم لوگوں نے رویہ رکھا ہے اگر کچھ عرصہ اور تم نہ آتے اور ہم سے رابطے نہ کرتے تو پھر ہم انہیں اندھیروں میں چلے جاتے جن میں پہلے پڑے ہوئے تھے۔ تو جماعتوں کو مَیں دوبارہ آج پھر توجہ دلاتا ہوں کہ ان رابطوں کو قائم کریں اور وسیع کریں اور تربیت کی طرف توجہ دیں۔ اپنی سستیاں دور کریں اور ان نئے لوگوں کو بھی مالی قربانیوں میں شامل کریں چاہے وہ ٹوکن کے طور پر ہی تھوڑا بہت دے رہے ہوں۔ اس طرح جیسا کہ میں نے کہا جو نئے بچے ہیں ان کو بھی ماں باپ شامل کرنے کی کوشش کریں۔ اس مالی قربانی میں شامل کریں۔ اور خاص طور پر واقفین نو بچے تو ضرور، بلکہ ہر پیدا ہونے والا بچہ اس میں شامل ہونا چاہئے۔ بلکہ بعض احمدیوں کا ایمان تو اس سے بھی تازہ ہوتا ہے کہ کسی کے اولاد نہیں ہوتی تھی تو انہوں نے تحریک جدید میں اپنے بچوں کے نام پر بھی چندہ دینا شروع کر دیا۔ 100 روپے بچے کے حساب سے 400 روپے دینے شروع کر دیئے (پاکستان کی بات ہے) اور اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ کچھ عرصے بعد ان کے ہاں اولاد کی امید پیدا ہوئی اور اب چار بچے ہو گئے۔ جتنے بچوں کا چندہ دیتے تھے اتنے بچے اللہ تعالیٰ نے دے دیئے۔ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ فوری طور پر نظارے دکھا دیتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے چاہے بچوں کی طرف سے معمولی رقم ہی دیں لیکن اخلاص سے دی ہوئی یہ معمولی رقم بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے بڑا اجر پانے والی ہوتی ہے۔ اور جماعت میں اللہ تعالیٰ بہت سوں کو یہ نظارے دکھاتا ہے۔ اور پھر اسی چندے کی وجہ سے، ان برکتوں کی وجہ سے پھر آپ کے گھر برکتوں سے بھرتے چلے جائیں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک وقت فرمایا تھا کہ تحریک جدید کا جو نظام ہے، تحریک ہے، یہ نظام وصیت کے لئے ارہاص ہے کے طور پر ہے یعنی اس کی وجہ سے نظام وصیت بھی مضبوط ہوگا۔ یہ مالی قربانیوں کی عادت ڈالنے کی بنیاد ہوگی۔ یہ پیشرو ہے، یہ آگے چلنے والی چیز ہے، اطلاع دینے والا جو ایک دستہ ہوتا ہے اس طرح ہے۔ لوگوں کو اطلاع دیتا چلا جائے گا کہ ایک عظیم نظام اس کے پیچھے آ رہا ہے یہ نظام وصیت کہلائے گا۔ اور جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ نظام وصیت کے ساتھ نظام خلافت کا بھی بڑا گہرا تعلق ہے۔ اب اس نظام وصیت کے ساتھ ہی قربانیوں کے معیار بھی بڑھنے ہیں۔ تو پہلے قربانیوں کی عادت ڈالنے کے لئے تحریک جدید کا نظام ہی ہے۔ اور پھر ان قربانیوں کے معیار بڑھنے سے حقوق العباد کے ادا کرنے کے معیار بھی بڑھیں گے۔ پس جماعتیں اس طرف بھرپور توجہ دیں، خاص طور پر توجہ دیں تا کہ آئندہ نظام وصیت بھی مضبوط بنیادوں پر اس قربانی کی وجہ سے قائم ہو۔

اب کچھ اعداد و شمار کے ساتھ مَیں دفتر اول کے 71ویں سال کا، دفتر دوم کے 61ویں سال، دفتر سوم کے 40ویں سال کا دفتر چہارم کے 20ویں سال کا اور دفتر پنجم کے پہلے سال کا اعلان کروں گا۔ اور اس خواہش کا دوبارہ اعادہ کرتا ہوں، دوبارہ دوہراتا ہوں کہ دفتر دوم، سوم اور چہارم میں جو شامل لوگ ہیں وہ اپنے دفتر اول کے بزرگوں کے کھاتے دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کریں۔ بہرحال جیسا کہ جماعت کے ساتھ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کا سلوک رہا ہے کہ ہر سال گزشتہ سال سے آگے بڑھنے والا ہوتا ہے، جماعت کو قربانیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اس سال بھی خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا ہے اور جماعت کو غیر معمولی قربانی کی توفیق ملی ہے۔ اور اللہ کے فضل سے اس وقت تک 127 ممالک تحریک جدید میں شمولیت کی توفیق پا چکے ہیں اور رپورٹوں کے مطابق مجموعی طور پر جو تحریک جدید کی مالی قربانی ہے وہ 31 لاکھ 60 ہزار پونڈ ہے۔ جو گزشتہ سال سے 3 لاکھ 48 ہزار پونڈ زیادہ ہے۔ اور پوزیشنز کے لحاظ سے باوجود غربت کے پاکستان نے اپنی پہلی پوزیشن قائم رکھی ہے۔ اور امریکہ نے بھی اپنی گزشتہ سال کی طرح دوسری پوزیشن قائم رکھی ہے۔ لیکن اوسط فیصد ادائیگی کے لحاظ سے جو فی احمدی ادائیگی ہے اس لحاظ سے امریکہ پہلے نمبر پہ ہے۔ اور آپ لوگوں کے لئے بھی ایک خوشخبری ہے کہ اس سال جو ایک جگہ آپ ٹکے ہوئے تھے اس سے قدم آگے بڑھایا

لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے

احمدیہ شفاخانہ قادیان میں ایک لیڈی ڈاکٹر کی آسامی خالی ہے۔ موجودہ تنخواہ کا گریڈ: 5148-172-7728-206-9788 ہے۔ علاوہ ازیں ایک ہزار روپے Non-Practicing Allowance اور ایک ہزار روپے مہنگائی الاؤنس بھی ماہوار ملا کرے گا۔ آئندہ مالی سال میں گریڈ میں ترمیم کی امید ہے۔ احمدی لیڈی ڈاکٹر صاحبان جو زنانہ بیماری اور ڈلیوری و Caesarian Section وغیرہ کرنے کا تجربہ رکھتی ہوں اور خدمت و قربانی کا جذبہ رکھتی ہوں جلد از جلد خاکسار کو اپنی درخواست پورے کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔ جن لیڈی ڈاکٹر صاحبان نے ابھی MBBS پاس کیا ہے اور زیادہ تجربہ نہیں رکھتیں وہ بھی درخواست دے سکتیں مگر تنخواہ کا گریڈ ان کی قابلیت اور تجربہ کے مطابق دیا جائے گا۔ (ایڈمنسٹریٹر احمدیہ ہسپتال قادیان)

آرام دہ اور عمدہ سفر کیلئے

MASIHA CARS

>>>> Experience a new world of comfort while traveling

MASIHA CARS presents latest model cars

SCORPIO, INDIGO MARINA & OMNI VAN

For booking please contact: Arshad Ali Siddiqui

Moh. Ahmadiyya Qadian (M) : 09815573547 (R) 01872-223069

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.

Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara, Near Star Club, Calcuta -700039

Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان 2248.1652, 2248.5222

2243.0794

رہائش: 2237-8468, 2237-0471

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ

بزرگوں کی تعظیم کرو

طالب دعا: ارکین جماعت احمدیہ ممبئی

ہے اور برطانیہ تیسرے نمبر پر آ گیا ہے۔ اور 35 فیصد زائد ادائیگی ہوئی ہے۔ یہ 'کفر ٹوٹا' تو نہیں ہو سکتا، قسم ٹوٹی خدا خدا کر کے ہو سکتا ہے۔ ماشاء اللہ جماعت برطانیہ بھی مالی قربانی میں بہت بڑھ رہی ہے۔ مساجد کے لئے بھی بڑی رقوم پیش کر رہی ہے۔ مساجد بھی تعمیر ہو رہی ہیں اور تحریکات بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزا دے بلکہ تمام دنیا کے تمام چندہ دینے والوں کو جزا دے اور ان کے مال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

مجموعی قربانی کے لحاظ سے ملکوں میں پہلے نمبر پر پاکستان، دوسرے پہ امریکہ، تیسرے پہ برطانیہ، چوتھے پہ جرمنی پانچویں پہ کینیڈا۔ ویسے جرمنی والوں کو بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح کینیڈا کو بھی، چھٹے پہ انڈونیشیا، ساتواں ہندوستان، آٹھویں پہ، بلجیم، نویں پہ سوئٹزرلینڈ، دسویں پہ آسٹریلیا اور ماریشس۔ اور مڈل ایسٹ کی جماعتوں میں سعودی عرب، ابوظہبی اور افریقہ میں غانا نے قابل ذکر ترقی کی ہے۔ اللہ سب کو جزا دے۔ اور تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کے افراد کی جو تعداد ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال کافی اچھا اضافہ ہوا ہے۔ 4 لاکھ 18 ہزار سے زیادہ تعداد ہو چکی ہے جو گزشتہ سال کے مقابلے پہ 34 ہزار زائد ہے۔ اس میں غانا، انڈونیشیا، برطانیہ، جرمنی اور کینیڈا کی جماعتوں نے نمایاں کام کیا ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا اگر مزید توجہ کی جائے نومبائعین کو بھی چندے کی عادت ڈالنے کے لئے اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں، ایک مہم چلائیں تو انشاء اللہ میرے خیال میں یہ اضافہ ہزاروں میں نہیں بلکہ لاکھوں میں ہو سکتا ہے صرف توجہ کی ضرورت ہے۔

پاکستان کا کیونکہ اپنا ایک علیحدہ بھی مقابلہ چل رہا ہوتا ہے اس لئے ان کو اس بات کی بڑی خواہش ہوتی ہے کہ پتہ لگے کہ کون کون کس پوزیشن پہ آیا ہے۔ تو اس میں اوّل لاہور ہے، دوم کراچی ہے، سوم ربوہ ہے، اور اس کے بعد راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، ملتان، کوئٹہ، سرگودھا، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، ڈیرہ غازی خان، نواب شاہ اور اوکاڑہ ہیں۔ اور ضلعی طور پہ سیالکوٹ، میر پور خاص، بہاولنگر، پشاور، بہاولپور، نارووال، بدین، جہلم، سانگھڑ اور وہاڑی۔ تو یہ ہیں ساری پوزیشنیں۔

پاکستان اور بنگلہ دیش کی جماعتوں کے لئے بھی مَیں خاص طور پر دعا کے لئے کہنا چاہتا ہوں۔ یہ دونوں ملک ایسے ہیں جہاں شر پسند بڑی شدت سے آج کل مخالفت پہ تلے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ خاص طور پر بنگلہ دیش میں ان دنوں میں زیادہ ہی شر پھیل رہا ہے۔ ابھی تک تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کی حکومت بڑی عقل سے چل رہی ہے۔ آج بھی ڈھاکہ میں ایک مسجد میں مخالفین کے حملے کا ارادہ تھا۔ بلکہ ارادہ کیا تھا! حملہ کرنے کے لئے آئے تھے کافی بڑی یعنی ہزاروں کی تعداد میں لیکن پولیس نے کارروائی کی تو سب کو بھگا دیا۔ پولیس بھی حکومت نے کافی تعداد میں بھیجی تھی۔ ان لوگوں کی ہمت تو اتنی ہے کہ قربانی کے نام پہ جنت لینے کے لئے آتے ہیں اور پولیس دیکھ کے دوڑ جاتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی لوگ مُلاں کے ہاتھوں بیوقوف بن جاتے ہیں۔ مُلاں ہمیشہ دوسروں کو آگے کرتا ہے مرنے کے لئے، آپ کبھی قربانی کے لئے پیش نہیں ہوتا۔ تو بہر حال اللہ تعالیٰ بنگلہ دیش کی حکومت کو ثابت قدم رکھے اور ان کو ان مولویوں کے جال میں نہ آنے دے۔ ابھی تک تو بڑی حکمت سے یہ لوگ سارے کام چلا رہے ہیں۔ ہمیں تو خیر، جماعت کے لوگوں کو گالیاں سننے اور ماریں کھانے کی عادت بھی ہے لیکن اگر کسی حکومت نے اپنی کرسی بچانے کے لئے احمدیوں کو تکلیف پہنچائی ہے یا تکلیف پہنچانے والوں کا ساتھ دیا ہے تو پھر تجربہ یہی ہے اور آئندہ بھی یہی ہوگا انشاء اللہ کہ پھر وہ حکومت بھی اللہ تعالیٰ نے رہنے نہیں دی۔ اس لئے ان کو اس طرف ہمیشہ نظر رکھنی چاہئے۔ خدا کرے کہ اسی نیک نیتی سے بنگلہ دیش کی حکومت اپنے فرائض نبھاتی رہے۔ اور اللہ تعالیٰ پاکستان کی حکومت کو بھی عقل اور سمجھ دے۔ وہ بھی اپنا کوئی سبق سیکھیں جو کچھ ان کے ساتھ ماضی میں ہو چکا۔ کہ مذہب اور سیاست کو علیحدہ رکھنا ہے۔

پس اس رمضان میں، اس آخری عشرے میں، خاص طور پر دعائیں کرتے رہیں اور جن جن ملکوں میں احمدیت کے خلاف منافرت اور شر پھیلایا جا رہا ہے ان کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اور ان لوگوں کے لئے بھی دعائیں کریں جنہوں نے مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ دفتر پنجم کا بھی اللہ تعالیٰ نے آغاز رمضان میں بلکہ اس آخری عشرے میں کروایا ہے اس میں بھی بے انتہا برکت ڈالے اور جیسا کہ میری خواہش ہے کہ اس میں لاکھوں پہلے سال ہی شامل ہو جائیں تا کہ قربانیاں کرنے والوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"میرے پیارے دوستو! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے۔ اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں"۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد3 صفحہ 516)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مشن کو ہمیشہ جاری رکھنے والے ہوں۔

❀❀❀❀ .... ❀❀❀❀ .... ❀❀❀❀

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ر اکتوبر ۲۰۰۴ء کو بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم شیخ نعیم الرحمٰن صاحب (ابن مکرم شیخ عبد الرحمٰن صاحب کپورتھلوی)

مکرم شیخ نعیم الرحمٰن صاحب مورخہ ۸ر اکتوبر ۲۰۰۴ء کو یو.کے. میں بعمر ۷۱ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم مکرم شیخ عبد الوہاب صاحب سابق امیر جماعت اسلام آباد کے بھائی تھے۔ باوفا، سلسلہ کا درد رکھنے والے اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔

نماز جنازہ غائب: مکرمہ نصرت باجوہ صاحبہ

مکرمہ نصرت باجوہ صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری شریف احمد باجوہ صاحب سابق امیر و امام مسجد لندن و امیر جماعت امریکہ) مکرمہ نصرت باجوہ صاحبہ ۳۰ر اگست ۲۰۰۴ء کو ۸۳ سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ چوہدری محمد حسین صاحب کی بیٹی تھیں جو مکرم چوہدری شاہنواز صاحب مرحوم کے والد چوہدری تاج محمد صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ بہت نیک، ہمدرد اور باہمت خاتون تھیں۔ اپنے شوہر کے ہمراہ بڑے احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کیا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ دونوں مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۱۹ر اکتوبر ۲۰۰۴ء

نماز جنازہ حاضر: مکرم کلیم احمد ملک صاحب ابن حضرت بشیر احمد ملک صاحب صحابیؓ

مکرم کلیم احمد ملک صاحب ۱۴ر اکتوبر ۲۰۰۴ء کو یو.کے. میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ یو.کے. جماعت کے ایک بہت پرانے اور مخلص ممبر تھے۔ مرحوم کے والد اور دادا حضرت ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب دونوں صحابیؓ تھے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ مکرم مظفر کلارک صاحب جو کہ برمنگھم جماعت کے ممبر ہیں نہیں کے ذریعہ جماعت میں داخل ہوئے۔

نماز جنازہ غائب: مکرمہ فہمیدہ بٹ صاحبہ، ربوہ

مکرمہ فہمیدہ بٹ صاحبہ ۴ر اگست ۲۰۰۴ء کو چند ماہ بیمار رہنے کے بعد ربوہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ مکرم سلیم احمد صاحب صدر جماعت لیسٹر اور چیئر مین احمدی لائر ایسوسی ایشن کی خوشدامن تھیں۔ نہایت دعا گو، غریبوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے کئی سال تک لجنہ میں سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ دونوں مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دُعا

اسیرانِ راہ مولیٰ جو ایک عرصہ سے پاکستان کی جیلوں میں اور کال کوٹھریوں میں اپنی زندگی کے دن گزار رہے ہیں۔ ان سب کی باعزت رہائی کیلئے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (ادارہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیکچر ''لیکچر سیالکوٹ''

آج سے ٹھیک سو سال قبل سیالکوٹ (پاکستان) میں پڑھا گیا تھا

لیکچر سیالکوٹ سے قارئین کے لئے چند اقتباسات

(محمد اکرم گجراتی قادیان)

سیالکوٹ شہر جو اس وقت پاکستان میں ہے کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام الزمان علیہ السلام نے تقریباً تیس سال کی عمر میں سرکاری ملازمت عرصہ چار سال ۱۸۶۴ء سے لے کر ۱۸۶۸ء تک کی جب آپ کی والدہ چراغ بی بی صاحبہ کی وفات ۱۸/اپریل ۱۸۶۸ء کو ہوگئی تو آپ سرکاری ملازمت چھوڑ کر واپس قادیان تشریف لے آئے۔

آپؑ نے جو سیالکوٹ میں ملازمت کی آپ اُس سے خوش نہیں تھے چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

اس تجربہ سے مجھے معلوم ہوا کہ اکثر نوکری پیشہ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہیں ان میں بہت کم ایسے ہوں گے جو پورے طور پر صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوں۔

(حیات طیبہ صفحہ ۱۹ شیخ عبدالقادر صاحب سوداگرمل)

سلطان القلم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لیکچر موسومہ ''اسلام'' ۲/نومبر ۱۹۰۴ء کو بمقام سیالکوٹ ایک عظیم الشان جلسہ میں پڑھا گیا جس کو چوہدری مولا بخش صاحب احمدی بھٹی نائب محافظ ضلع سیالکوٹ نے مفید عام پریس سیالکوٹ میں چھپوا کر شائع کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دنیا کے مذاہب پر اگر نظر کی جاوے تو معلوم ہوگا کہ بجز اسلام ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے اور یہ اس لئے نہیں کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتداء سے جھوٹے ہیں بلکہ اس لئے کہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی اور وہ ایسے باغ کی طرح ہوگئے جس کا کوئی باغباں نہیں۔ اور جس کی آبپاشی اور صفائی کیلئے کوئی انتظام نہیں اس لئے رفتہ رفتہ اُن میں خرابیاں پیدا ہوگئیں۔''

اسلام کی افضلیت بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

خدا نے چودھویں صدی اور الف آخر کے سر پر مسلمانوں کو غفلت میں پا کر اپنے عہد کو یاد کیا۔ اور دین اسلام کی تجدید فرمائی۔ مگر دوسرے دینوں کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ تجدید کبھی نصیب نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ سب مر گئے اُن میں روحانیت باقی نہ رہی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اسلام سے قبل عیسائیت اور ہندو مذہب بگڑ چکے تھے اور بنیادی تعلیم سے بالکل غافل ہوگئے تھے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

ایک عقلمند کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اسلام سے کچھ دن پہلے تمام مذاہب بگڑ چکے تھے اور روحانیت کھو چکے تھے پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ (صفحہ ۵ لیکچر سیالکوٹ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کیلئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کیلئے بطور اوتار کے ہوں۔ اور میں عرصہ بیس برس سے یا کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کیلئے جن سے زمین پُر ہوگئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یوں کہنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین وآسمان کا خدا ہے اُس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کیلئے کرشن اور مسلمانوں عیسائیوں کیلئے مسیح موعود ہے۔ میں جانتا ہوں کہ جاہل مسلمان اس کو سُن کر فی الفور یہ کہیں گے کہ ایک کافر کا نام اپنے اوپر لیکر کفر کو صریح طور پر قبول کیا ہے۔ لیکن یہ خدا کی وحی ہے جس کے اظہار کے بغیر میں رہ نہیں سکتا اور آج یہ پہلا دن ہے کہ ایسے بڑے مجمع میں اس بات کو میں پیش کرتا ہوں کیونکہ جو لوگ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳ تا ۳۴)

اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور اپنے وقت کا اوتار یعنی نبی تھا۔ جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا وہ خدا کی طرف سے فتحمند اور بااقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے زمانہ کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا گیا۔ وہ خدا کی محبت سے پُر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔ مجھے منجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ الہام ہوا تھا کہ ہے کرشن روڈر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔ سو میں کرشن سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں اس کا مظہر ہوں۔ اور اس جگہ ایک اور راز درمیان میں ہے کہ جو صفات کرشن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں (یعنی پاپ کا نشٹ کرنے والا اور غریبوں کی دل جوئی کرنے والا اور اِن کو پالنے والا) یہی صفات مسیح موعود کے ہیں پس گویا روحانیت کے رو سے کرشن اور مسیح موعود ایک ہی ہیں۔ (صفحہ ۳۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نبی کی سچائی کے تین طریق بیان فرمائے ہیں۔ آپ نے فرمایا:-

☆-اوّل عقل سے یعنی یہ دیکھنا چاہئے کہ جس وقت وہ نبی یا رسول آیا ہے عقل سلیم گواہی دیتی ہے یا نہیں کہ اس وقت اُس کے آنے کی ضرورت بھی تھی یا نہیں اور انسانوں کی حالت موجودہ چاہتی تھی یا نہیں کہ ایسے وقت میں کوئی مصلح پیدا ہو۔

☆-دوسرے پہلے نبیوں کی پیشگوئی یعنی دیکھنا چاہئے کہ پہلے کسی نبی نے اُس کے حق میں یا اُس کے زمانہ میں کسی کے ظاہر ہونے کی پیشگوئی کی ہے یا نہیں۔

☆-تیسرے نصرت الٰہی اور تائید آسمانی یعنی دیکھنا چاہئے کہ اس کے شامل حال کوئی تائید آسمانی بھی ہے یا نہیں۔ یہ تین علامتیں سچے مامور من اللہ کی شناخت کیلئے قدیم سے مقرر ہیں۔ اب اے دوستو! خدا نے تم پر رحم کر کے یہ تینوں علامتیں میری تصدیق کیلئے ایک جگہ جمع کر دی ہیں۔ اب چاہو تو قبول کرو یا نہ کرو اگر عقل کی رو سے نظر کرو تو عقل سلیم فریاد کر رہی ہے اور رو رہی ہے کہ مسلمانوں کو اس وقت ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے اندرونی اور بیرونی حالتیں دونوں خوفناک ہیں اور مسلمان گویا ایک گڑھے کے قریب کھڑے ہیں یا ایک تندسیل کی زد پر آپڑے ہیں۔

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

آج سے چوبیس برس پہلے براہین احمدیہ میں لکھا گیا اور اُس وقت لکھا گیا جبکہ ایک فرد بشر بھی مجھ سے تعلق بیعت نہیں رکھتا تھا اور نہ میرے پاس سفر کر کے کوئی آتا تھا۔ اور وہ نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یاتیک من کل فجّ عمیق ویاتون من کل فجّ عمیق۔ یعنی وہ وقت آتا ہے کہ مالی تائیدیں ہر ایک طرف سے تجھے پہنچیں گی۔ اور ہزارہا مخلوق تیرے پاس آئے گی۔ اور پھر فرماتا ہے ولا تصعر لخلق الله ولاتسئم من الناس۔ یعنی اس قدر مخلوق آئے گی کہ تو اُن کی کثرت سے حیران ہو جائے گا۔ پس چاہئے کہ تو اُن سے بداخلاقی نہ کرے اور نہ اُن کی ملاقاتوں سے تھکے۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا لوگ سچائی کو قبول کریں گے اور جوق در جوق جماعت احمدیہ میں داخل ہوں گے۔

''میرے اس زمانہ کے دوست اور مخلص اس شہر میں ایک بزرگ ہیں یعنی حکیم حسام الدین صاحب جن کو اس وقت بھی مجھ سے بہت محبت رہی ہے وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ وہ کیسا زمانہ تھا اور کیسی گمنامی کے گڑھے میں میرا وجود تھا۔ اب میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ ایسے زمانہ میں ایسی عظیم الشان پیشگوئی کرنا کہ ایسے گمنام کا آخرکار یہ عروج ہوگا کہ لاکھوں لوگ اُس کے تابع اور مرید ہو جائیں گے اور فوج در فوج لوگ بیعت کریں گے اور باوجود دشمنوں کی سخت مخالفت کے رجوع خلائق میں فرق نہیں آئے گا بلکہ اس قدر لوگوں کی کثرت ہوگی کہ قریب ہوگا کہ وہ لوگ تھکا دیں کیا یہ انسان کے اختیار میں ہے؟ اور کیا ایسی پیشگوئی کوئی مکار کر سکتا ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۴۰)

لیکچر سیالکوٹ کے جو اثرات ظاہر ہوئے اُس کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جانثار صحابہ اللہ نے عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ نے اس علاقہ میں بہت ترقی کی اور سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ ☆☆

اعلان مقالہ نویسی

تعلیمی سال ۰۵-۲۰۰۴ء/۸۴-۱۳۸۳ھ کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انعامی مقالہ کے لئے ذیل کے عنوان کا انتخاب کیا ہے۔ ''مسلمان عورت کیلئے تعلیم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟'' مقابلہ میں اوّل اور دوئم آنے والے اُمیدواروں کو -/۳۵۰۰ روپئے اور -/۲۵۰۰ روپئے کا انعام دیا جائیگا۔

☆-مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ جو اُردو، ہندی، انگریزی اور عربی میں لکھا جاسکتا ہے۔

☆-مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔ ☆-مقالہ خوشخط صفحہ کے ۲/۳ حصہ میں درج ہو۔

☆-مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔

تمام جماعت کے طلباء اور طالبات سے اس انعامی مقابلہ میں شرکت کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔

مقالہ مورخہ ۳۱-۱-۲۰۰۵ تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

خلافتِ حقّہ اسلامیہ کے دس عظیم مقاصد

(مقصود احمد بھٹی مبلغ حیدر آباد)

جماعت احمدیہ عالمگیر اس وقت خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں سے گذر رہی ہے۔ ۱۰۴ سالہ دور خلافت اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ خلافت کی برکت کی وجہ سے جماعت احمدیہ ہر کٹھن سے کٹھن مرحلہ میں دُعاؤں اور صبر و تحمل سے کامیابی کی طرف گامزن ہوتی گئی۔ جماعت احمدیہ کے معاندین اور مخالفین نے جماعت احمدیہ کی ترقی کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ خلافت کو اپنی ڈھال تصور کرتے ہوئے حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھی۔ خلافت کی برکت ہی کی وجہ سے آج جماعت احمدیہ دنیا میں ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے ۱۷۸ ممالک میں اسلام کی فتوحات کی بنیادیں ڈال چکی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں کہ خلافت ہی کی وجہ سے پوری دنیا میں اسلام کا غلبہ ہوگا۔ کیونکہ اس وقت روئے زمین پر صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جس کا یہ اعتقاد ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مامور بنا کر بھیجا ہے۔ آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی نبی ہیں۔ اس لئے آپ کے بعد جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام عمل میں آیا ہے دنیا بھر میں اور کوئی ایسی جماعت موجود نہیں جس کا دعویٰ ہو کہ اُس میں خلافت کا نظام موجود ہے۔ طویل عرصہ سے مسلمانوں کے کچھ طبقہ نے محسوس کیا کہ خلافت کے بغیر اتحاد ممکن نہیں اور نہ ہی خلافت کے بغیر اسلام کا غلبہ ہو سکتا ہے اس لئے کئی بار تحریک سُرخیوں میں آئی کہ تمام مسلمان متحد ہو کر ایک خلیفہ کا انتخاب کریں جو کہ ناممکن بات ہے۔ کیونکہ خلیفہ تو خدا منتخب کرتا ہے۔ خلیفہ تو نبی کا قائم مقام ہوتا ہے آج مسلمانوں کا اکثر طبقہ فیضانِ نبوت کا منکر ہے۔ جب نبی ہی نہیں آسکتا تو خلیفہ کیسے منتخب ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے امام مہدی کو نبی اللہ قرار دیا ہے۔ اور امام مہدیؑ کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوت نے قائم ہونا تھا۔ وہ خلافت قائم ہو چکی ہے۔ اس خلافت کی برکت سے جماعت احمدیہ اسلام کا پرچم اکناف عالم میں لہراتی چلی جارہی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم حبل اللہ کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھیں۔ اگر ہمارا خلافت سے تعلق ٹوٹ گیا یا پھر ہم اطاعت خلافت میں سُستی کریں گے تو ہم اپنے ایمان کو اپنے ہاتھ سے کمزور کرنے والے ہوں گے۔ بلکہ ہم اپنے آپ کو انعامات خداوندی سے محروم کرنے والے ہوں گے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''چند لوگ اگر مرتد ہوتے ہیں یا منافقانہ باتیں کرتے ہیں تو ان کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ایک بد فطرت اگر جاتا ہے تو جائے! اچھا ہے خس کم جہاں پاک وہ اپنے انجام کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ وہی اُس کا انجام مقدر تھا۔ جس کی طرف جارہا ہے لیکن جب اس کے مقابل پر ایک جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سینکڑوں سعید روحوں کو احمدیت میں داخل کرتا ہے۔

یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اُسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے۔ جس طرح پہلے نوازتا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا۔ پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھا جائے۔ اپنی عاقبت خراب نہ کرے۔ پس دُعائیں کرتے ہوئے اور اُس کی طرف جھکتے ہوئے۔ اور اُس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اُس کے آستانے پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خطبہ جمعہ ۲۱ رمئی ۲۰۰۴ء بحوالہ بدر ۶ رجولائی ۲۰۰۴ء)

حضور انور کے مندرجہ بالا اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے خلافت کے عظیم الشان مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ انبیاء کے بعد قائم ہونے والی خلافتِ روحانیہ کے دس عظیم مقاصد ہوتے ہیں جو خلافت کے ذریعہ حاصل ہو سکتے ہیں۔ خلافت کے بغیر ان کو حاصل کرنا ناممکن ہے۔ یہ مقاصد عشرہ حسب ذیل ہیں۔

اوّل:۔ عمومی رنگ میں شریعتِ اسلامیہ کی تنفیذ خلافت کا اولین مقصد ہے۔ کیونکہ نبی کی وفات کے بعد یہ اہم ذمہ داری خلیفہ کے ذمہ ہوتی ہے۔ یہ بڑا وسیع کام ہے جس کو خلیفہ نے سرانجام دینا ہوتا ہے۔

دوم:۔ انسانوں میں حقوق وغیرہ کے متعلق تنازعات کو شریعت کے مطابق حل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ شقاق و اختلافات کے بڑھنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اسلام میں جہاں قضاء کا نظام مقرر ہے۔ وہاں پر دراصل قاضی خلافت کے نمائندے ہوتے ہیں۔ ان پر لازم ہوتا ہے کہ خلیفہ وقت کی طرح غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کریں۔ اسلام نے اس سلسلہ میں نبی کی وفات کے بعد آخری قاضی خلیفہ کو تسلیم کیا ہے۔ اس لئے خلافت کا وجود باہمی تنازعات کے فیصلہ کیلئے آخری کڑی ہے۔ اور آج جماعت احمدیہ میں یہ نظام بڑی مضبوطی سے قائم ہے۔

سوم:۔ خلافت کے ذریعہ جماعت کا شیرازہ قائم رکھا جاتا ہے اور مومنین میں اتحاد و اتفاق کی بنیاد کو مضبوط کیا جاتا ہے۔ جب تک کسی قوم میں واجب الاطاعت امام نہ ہو اُن کی شیرازہ بندی نہیں ہو سکتی۔

چہارم:۔ خلیفہ روحانیت میں بھی نبی کا جانشین ہوتا ہے۔ خلافت کی ایک اہم غرض روحانیت کا انتشار اور نبی کے فیوض کے زمانہ کو لمبا کرنا ہے۔ خلافت گویا نبوت کا ظل یا اُس کا تتمہ ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ فرمایا۔

مَا کانت نبوّۃ قط الّا و تبعتھا خلافۃ

(کنز العمال)

پنجم:۔ خلافت کا ایک بڑا مقصد اشاعت دین کیلئے متحد ہو کر جدو جہد کرنا اور اُس کے لئے اسباب مہیا کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب تک مجاہدین کی روحانی فوج کا کوئی کمانڈر نہ ہو وہ باقاعدہ اور کامیاب جنگ نہیں کر سکتی۔ خلیفہ مجاہدین کے لئے کمانڈر ہوتا ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے مختلف محاذوں پر مناسب طریقہ پر کام لیتا ہے۔

ششم:۔ جماعت کی روحانی تربیت اور اُن کی تعلیم کا انتظام بھی خلافت کے نظام سے وابستہ ہے۔ جس طرح نبی تزکیہ نفس کرتا ہے اور انہیں شریعت سے آگاہ کرتا ہے اور تعلیم دین کیلئے مناسب ذرائع اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح نبی کی وفات کے بعد یہ کام خلیفہ کے سپرد ہوتا ہے۔

ہفتم:۔ دشمنان دین کے مقاصد اور اُن کی سازشوں کا پورا پورا علم حاصل کر کے ان کے مقابلہ کے سکیموں کو عملی جامہ پہنانا خلافت کے فرائض میں شامل ہے۔ کیونکہ اس نظام کے بغیر مومنوں کے خوف کو امن سے نہیں بدلا جاسکتا اور نہ ہی دشمن کے شر کا صحیح مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ کام بھی منظم طور پر خلافت کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ خلافت رابعہ کے دور میں ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور اب بھی خلافت خامسہ میں مشاہدہ کر رہے ہیں۔

ہشتم:۔ مالی قربانیوں کے ذریعہ جہاد کو مسلسل رکھا جاتا ہے۔ یہ قربانی نفس کی اصلاح کیلئے بھی لازمی ہے۔ مالی قربانیوں کے سلسلہ کو باقاعدہ رکھنے کیلئے جس روح کی ضرورت ہے اُسے پیدا کرنا، قربانی کی روح کو بیدار کرتے ہوئے ترقی کی طرف گامزن کرنا خلافت کی ذمہ داری ہے۔ خلافت کے بغیر دائمی طور پر یہ روحِ قربانی قائم نہیں رکھی جاسکتی۔

نہم:۔ نبیوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے نشانات دکھاتا ہے۔ اپنی قدرت نمائی فرماتا ہے۔ یہ نشان نمائی مذہب کی روح ہے۔ اس کے بغیر مذہب محض چھلکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نبیوں کے بعد خاص طور پر خلفاء کے ذریعہ یہ نشان دکھاتا ہے۔ تاکہ مخالفین پر حجت قائم ہوتی رہے۔ اور جماعت کے افراد کیلئے ازدیادِ ایمان اور اطمینان کے سامان پیدا ہوتے رہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی کے ماننے والے سارے سچے مومنوں کو حسب مراتب یہ روحانی قوت دی جاتی ہے۔ مگر خلیفہ نبی کا پورا جانشین ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی یہ قدرت نمائی واضح طور پر پوری ہوتی ہے اور یہ خلافت کی ایک عظیم روحانی ضرورت ہے۔ اس عظیم الشان نشان نمائی کو خلافت [illegible] یہ ہم نے اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ الحمد للہ

دہم:۔ مومنین کی جماعت کی روحانی ترقی اور تربیت کیلئے سب ظاہری سامانوں کے ساتھ ساتھ سوز و گداز سے نکلی ہوئی دُعائیں ایک بہترین ذریعہ ہیں یہ دُعائیں جس طرح روحانی باپ اپنے بیٹوں کیلئے کرتا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لئے نبی کے بعد ایسے روحانی وجود کی اہمیت اور ضرورت ظاہر و عیاں ہے جو دن رات پورے درد دل سے اپنی روحانی اولاد کیلئے آستانہ الٰہی پر ناصیہ فرسا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء کی علامت بیان فرمائی ہے کہ

یدعون لکم وتدعون لھم (مسلم)

کہ وہ تمہارے لئے پورے دل سے دُعا کرتے ہیں اور تم اُن کے لئے دُعا کرتے رہو۔

قارئین کرام خلافت کے مندرجہ بالا دس مقاصد آج صرف اور صرف جماعت احمدیہ میں پنہاں نظر آتے ہیں جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے مخالفین اور معاندین ورطہ حیرت میں پڑے ہیں۔ کہ ہر مخالفت کے باوجود یہ جماعت ترقی کی طرف گامزن ہے۔ دراصل یہ فضل خداوندی خلافت سے وابستگی کے نتیجہ میں نازل ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ☆☆

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کے مہمانان اور میزبان کو نصائح

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۰۳ء کے خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ برطانیہ کے مہمانان اور میزبان کو جو نصائح فرمائی ہیں اُن کا خلاصہ نمبر وار ذیل میں درج کیا جارہا ہے۔(ادارہ)

۱-مہمان اگر کوئی کمی دیکھیں تو خاموشی سے توجہ دلادیں۔۲-کسی قسم کا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں۔۳-پڑوسی کی عزت کریں۔۴-چاہے چھوٹا ہو یا بڑا امیر ہو یا غریب سب سے ایک طرح یکساں احترام سے پیش آئیں۔۵-سلام کو رواج دو۔۶-ایک دوسرے سے ملو تو مسکراتے ہوئے ملو۔۷-ہر طرح کی صفائی کا خیال رکھیں۔۸-جب تک مہمان رہیں تب تک ڈیوٹی دیں۔جلسہ کے ختم ہونے کے ساتھ ہی ڈیوٹی کا سلسلہ ختم نہیں ہو جانا چاہئے۔۹-مسجد اور مسجد کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔۱۰-جلسہ کے ایام میں ذکر الٰہی اور باجماعت نمازوں کی ادائیگی۔۱۱-نمازوں کے دوران موبائل فون بند رکھیں۔۱۲-فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔۱۳-کسی کی طرف دیکھ کر ہنسیں نہیں۔جس سے اس کو شبہ ہو کہ اس کی تضحیک کی جارہی ہے۔۱۴-جلسہ کے دوران بازار بند رکھیں۔۱۵-تنگ سڑکوں پر احتیاط سے چلیں۔۱۶-ممنوعہ جگہوں پر پارکنگ نہ کریں۔۱۷-ٹریفک کے قواعد کی ملحوظ رکھیں۔۱۸-صفائی کا خیال رکھیں۔۱۹- اگر مہمانوں کو لفٹ دیں تو پیسوں کا مطالبہ نہ کریں۔۲۰ مہمانوں کی عزت واحترام اپنا شعار بنائیں۔۲۱-کارکنان کو مہمانوں کے ساتھ نرم لہجہ اور خوش دلی سے بات کرنی چاہئے۔۲۲-نظم وضبط کا خیال رکھیں۔۲۳-کھانے کا ضیاع نہ کریں۔۲۴-خواتین پردے کا خیال رکھیں مرد اپنی نظروں کو نیچی رکھیں۔۲۵-تقاریر کو غور سے سنیں۔۲۶ اپنے ماحول پر گہری نظر رکھیں۔۲۷-قیمتی اشیاء نقدی وغیرہ کی حفاظت کریں۔۲۸-سفر میں دُعائیں کریں۔۲۹-گاڑی احتیاط سے چلائیں۔

اشاعت نئی کتب

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اطلاع دی جاتی ہے کہ نظارت نشر واشاعت قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر جو ربوہ سے آٹھ جلدوں پر مشتمل شائع ہوئی تھی کو عمدہ باریک کاغذ اور خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ ۳ جلدوں میں شائع کی ہے۔اسی طرح ''سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی'' اپنی تحریرات کی رو سے) کو جو ربوہ سے دو جلدوں میں شائع ہوئی تھی یکجا کر کے ایک جلد میں نہایت عمدہ اور باریک کاغذ پر دیدہ زیب شائع کیا گیا ہے۔احباب ان نایاب کتب کا آرڈر دے کر بذریعہ رجسٹری منگوا سکتے ہیں۔ (ناظر نشر واشاعت قادیان)

دُعائے مغفرت

افسوس! محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد استاد جامعہ احمدیہ قادیان مورخہ ۱۵ر نومبر ۰۴ء کو بمقام ہاری پاریگام وفات پاگئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔موصوفہ کو کوریل کشمیر کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔جنازہ میں آسنور، کوریل، رشی نگر اور ہاری پاریگام کے تقریباً پانچصد سے زائد افراد نے شرکت کی۔

موصوفہ مرحومہ نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند۔مرکزی نمائندگان کے ساتھ بے حد محبت کرنے والی۔مہمان نواز خاتون تھیں۔مرحومہ کو قادیان کی مقدس بستی میں اپنے بیٹے مولوی محمد ایوب ساجد صاحب کے ہاں عرصہ دراز قیام کی توفیق ملتی رہی۔موصوفہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔آمین۔(فاروق احمد ناصر خادم سلسلہ آسنور کشمیر)

● میرے بہنوئی مکرم پروفیسر عزیز احمد صاحب مرحوم مغفور پٹنہ ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم مغفور آف پالم ویلا اردل۔بہار بھائی سید سہیل احمد صاحب مرحوم مغفور آف رانچی بھتیجے سید شمس احمد صاحب مرحوم مغفور آف رانچی بہن شمیم عزیز مرحومہ مغفورہ زرینہ اکرام مرحومہ مغفورہ اور تمام مرحومین مغفورین کی مغفرت اور بلندی درجات عطا ہونے کیلئے اور ان کی تمام اولاد عزیز واقارب اور لواحقین کی صحت وسلامتی اور دینی اور دنیوی ترقیات عطا ہونے اور سلسلہ احمدیہ کے مفید وجود بننے کیلئے اور نیک مقاصد میں کامیابی کیلئے تمام احباب جماعت سے درخواست دُعا ہے۔

اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (محمد حبیب اللہ ریٹائرڈ ٹیچر ہسری لوہرڈاگا جھارکھنڈ)

درخواست دُعا

میرا بڑا لڑکا عتیق الرحمٰن M.B.A،B.E(Mechanical) دہلی میں ایک پرائیویٹ برٹش جنرل انشیورنس کمپنی میں Serveyor Engineer کے عہدہ پر فائز ہے۔ان کی دینی ودنیاوی وروزگار میں ترقی اور نیک سیرت شریک حیات ملنے کیلئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔نیز چھوٹے لڑکے انیس الرحمٰن M.B.A.،B.Sc. Hon.(Statistics) کی دینی ودنیاوی ترقی وروزگار میں برکت کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔(اعانت بدر-/۵۰)(زینت الرحمٰن اہلیہ عبدالرحمٰن ریٹائرڈ پرنسپل مقیم دہلی)

معیار موازنہ مجالس انصار اللہ بھارت برائے سال 2005ء

بعض ضروری ترامیم کے ساتھ

چونکہ سال 2004ء میں تمام بھارت میں مجالس انصار اللہ بھارت کے زعماء کے انتخاب کروائے جا رہے ہیں اور اب قریباً اکثر جگہوں پر انتخابات ہو چکے ہیں لہذا معیار موازنہ میں سال 2005ء کے لئے شروع سال سے بعض ترامیم کی گئی ہیں ناظمین اور زعماء کرام سے گزارش ہے کہ ان معیاروں کو غور سے پڑھ کر اس کے مطابق اپنے پروگراموں کو عملی جامہ پہنائیں اور ان معیاروں کو پیش نظر رکھ کر انعام خصوصی ''محمود ٹرافی'' کیلئے اپنی مساعی کو تیز کریں۔اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

(1) دوران سال مجلس عاملہ کا ہر ماہ ایک اجلاس ضرور ہوا ہو اور سال بھر میں کم از کم دس اجلاس منعقد ہوئے ہوں	15
(2) ماہانہ کارگزاری رپورٹ کم از کم 9 موصول ہوئی ہوں جن میں سات بروقت ہوں یعنی ہر ماہ کی دس تاریخ تک دفتر کو موصول ہوئی ہوں۔(نومبر دسمبر 2004ء کی رپورٹ بھی شامل ہوگی)	20
(3) سالانہ رپورٹ کارگزاری 25 راگست تک دفتر میں پہنچ جائے۔	10
(4) تجنید وتشخیص بجٹ کے فارم بعد تکمیل 31 جنوری تک پہنچ جائیں۔	10
(5) چندہ جات مجلس کی وصولی سو فیصدی ہوئی ہو۔	10
(6) تعمیر دفتر مجلس انصار اللہ کی وصولی دیئے گئے ٹارگٹ کے مطابق سو فیصدی ہوئی ہو۔	20
(7) تربیتی اجلاسات کم از کم دس ہوئے ہوں جس میں حاضری کم از کم پچاس فیصد ہو۔	10
(8) مجلس کے کم از کم چالیس فیصد ممبر داعی الی اللہ بن چکے ہوں اور ہر ایک کا کم از کم ایک دوست زیر تبلیغ ہو۔	10
(9) ہفتہ تربیت سال میں دو بار منایا گیا ہو (پہلی ششماہی میں ایک دوسری ششماہی میں ایک)	20
(10) مجلس کے کم از کم پچاس فیصد ممبر دینی امتحان میں شریک ہوں۔	10
(11) چندہ تحریک جدید میں مجلس کے کم از کم 90 فیصد ممبر شامل ہوں۔	10
(12) چندہ وقف جدید میں مجلس کے کم از کم 90 فیصد ممبر شامل ہوں۔	10
(13) دوران سال کم از کم دو مرتبہ یوم تبلیغ منایا گیا ہو۔	10
(14) تبلیغی کیسٹس یا ایم ٹی اے غیر از جماعت دوستوں کو کم از کم چھ مرتبہ سنائی گئی ہوں۔(مہینہ اور تاریخ معین کریں)	10
(15) دوران سال کم از کم دو ہفتہ مال منائے گئے ہوں (پہلے ہفتہ میں بجٹ کو شرح کے مطابق بنانے کی کوشش اور وصولی اور دوسرے ہفتہ میں سو فیصد وصولی)	20
(16) قرآن مجید ناظرہ نہ جاننے والے انصار میں سے دس فیصد کو قرآن مجید سکھانے کا انتظام کیا گیا ہو (ایسے انصار کے نام سالانہ رپورٹ میں شامل کئے جائیں)	10
(17) غیر موصی انصار میں سے کم از کم دس فیصد انصار کو نظام وصیت میں شامل کیا گیا ہو۔(ایسے انصار کے نام سالانہ رپورٹ میں شامل کئے جائیں)	10

متفرق مساعی: (الف) نمائندہ یا انسپکٹر مجلس سے چندہ کی وصولی میں تعاون۔(ب) مقامی اخبارات میں انسانی مسائل اور اسلامی تعلیم کے متعلق کم از کم چار مضامین شائع کرائے گئے ہوں۔(مضمون کے تراشے ساتھ منسلک کئے جائیں)۔(ج) دوران سال اپنے حالات کے مطابق ایک کتابچہ یا فولڈر مقامی مجلس کی طرف سے شائع کیا گیا ہو (کتابچہ سالانہ رپورٹ کے ساتھ منسلک کیا جائے)۔(د) مجلس کے کم از کم چھ فیصد انصار تحریک وقف عارضی میں شامل ہوئے ہوں۔(ہ) سالانہ اجتماع پر کم از کم ایک نومبائع کو لایا گیا ہو۔(و) مقامی مجلس کی سالانہ آڈٹ رپورٹ مرکز میں بھجوائی گئی ہو۔(ز) پچاس فیصد انصار سیر کرنے میں باقاعدہ ہوں۔

زعماء ومنتظمین تجنید مجلس انصار اللہ متوجہ ہوں

جملہ زعماء ومنتظمین مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع وتعمیل کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ کا سال نو یکم جنوری سے شروع ہوگا۔انشاء اللہ۔لہٰذا آپ حضرات سے گذارش ہے کہ نئے سال کی تجنید مرتب کر کے اولین فرصت میں قادیان روانہ کر دیں۔یاد رہے کہ تکمیل شدہ تجنید فارم ہر صورت میں ۳۱ رجنوری ۰۵ء تک دفتر پہنچ جانا ضروری ہے۔تاخیر کی صورت میں موازنہ مجالس کے موقع پر اس کے نمبر شمار نہیں کئے جائیں گے۔

امید ہے کہ جملہ زعماء کرام ومنتظمین تجنید اس کی طرف خصوصی توجہ دیں گے۔جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سید بشارت احمد قائد تجنید مجلس انصار اللہ بھارت قادیان)

درخواست دُعا

میرے بیٹے ڈاکٹر منصور احمد کا P.G Medicine کا فائنل امتحان ہو رہا ہے نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دُعا ہے۔(ایم اے خان جاج پور اڑیسہ)

بقیہ صفحہ: 1

دری کے رُو سے اِس طرح کہ وہ مخالفوں کے تمام پردے پھاڑ دیتا ہے اور دنیا کو دکھلا دیتا ہے کہ وہ کیسے بے وقوف اور معارفِ دین کو نہ سمجھنے والے اور غفلت اور جہالت اور تاریکی میں گرنے والے اور جنابِ الٰہی سے دور و مہجور ہیں۔ اِس کمال کا آدمی ہمیشہ مکالمہ الٰہیہ کا خِلعت پا کر آتا ہے اور زکی اور مبارک اور مستجابُ الدعوات ہوتا ہے اور نہایت صفائی سے اِن باتوں کو ثابت کر کے دکھلا دیتا ہے کہ خدا ہے اور وہ قادر اور بصیر اور علیم اور مدبّر بالارادہ ہے اور در حقیقت دُعائیں قبول ہوتی ہیں اور اہل اللہ سے خوارق ظاہر ہوتے ہیں۔ پس صرف اِتنا ہی نہیں کہ وہ آپ ہی معرفتِ الٰہیہ سے مالا مال ہے بلکہ اُس کے زمانہ میں دنیا کا ایمان عام طور پر دوسرا رنگ پکڑ لیتا ہے اور وہ تمام خوارق جن سے دنیا کے لوگ منکر تھے اور اُن پر ہنستے تھے اور اُن کو خلافِ فلسفہ اور نیچر سمجھتے تھے یا اگر بہت نرمی کرتے تھے تو بطور ایک قصہ اور کہانی کے اُن کو مانتے تھے۔ اَب اُس کے آنے سے اور اُس کے عجائبات ظاہر ہونے سے نہ صرف قبول ہی کرتے ہیں۔ بلکہ اپنی پہلی حالت پر روتے اور تاسف کرتے ہیں کہ وہ کیسی نادانی تھی جس کو ہم عقلمندی سمجھتے تھے۔ اور وہ کیسی بیوقوفی تھی جس کو ہم علم اور حکمت اور قانونِ قدرت خیال کرتے تھے۔ غرض وہ خلق اللہ پر ایک شعلہ کی طرح گرتا ہے اور سب کو کم و بیش حسبِ استعدادات مختلفہ اپنے رنگ میں لے آتا ہے۔ اگرچہ وہ اوائل میں آزمایا جاتا اور تکالیف میں ڈالا جاتا ہے اور لوگ طرح طرح کے دُکھ اُس کو دیتے اور طرح طرح کی باتیں اُس کے حق میں کہتے ہیں اور انواع اقسام کے طریقوں سے اُس کو ستاتے اور اُس کی ذلّت ثابت کرنا چاہتے ہیں لیکن چونکہ وہ برہان حق اپنے ساتھ رکھتا ہے اِس لئے آخر اُن سب پر غالب آتا ہے اور اُس کی سچائی کی کرنیں بڑے زور سے دنیا میں پھیلتی ہیں اور جب خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے کہ زمین اُس کی صداقت پر گواہی نہیں دیتی تب آسمان والوں کو حکم کرتا ہے کہ وہ گواہی دیں۔ سو اُس کے لئے ایک روشن گواہی خوارق کے رنگ میں دُعاؤں کے قبول ہونے کے رنگ میں اور حقائق و معارف کے رنگ میں آسمان سے اُترتی ہے اور وہ گواہی بہروں اور گونگوں اور اندھوں تک پہنچتی ہے اور بہتیرے ہیں جو اُس وقت حق اور سچائی کی طرف کھینچے جاتے ہیں مگر مبارک وہ جو پہلے سے قبول کر لیتے ہیں کیونکہ ان کو بوجہ نیک ظن اور قوتِ ایمان کے صدیقوں کی شان کا ایک حصہ ملتا ہے اور یہ اُس کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۵۰-۲۴۶)

ذہن میں عبادت کا تصور بھی ہے اور یہ خیال بھی ہے کہ مشکل کے وقت میں اللہ کے آگے جھکنا بھی ہے لیکن چونکہ پانچ وقت کی نمازیں بوجھ لگتی ہیں اسلئے عبادت اپنی مرضی سے کرنا چاہتے ہیں فرمایا اگر خود کو احمدی یعنی حقیقی مسلمان کہلانا ہو تو عبادت کی وہی تشریح کرنی ہوگی جس کے نمونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں اور جس کے نمونے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے رکھے ہیں خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصل غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو لیکن جو لوگ زندگی کی غرض کھانا پینا اور عیش و آرام سمجھتے ہیں وہ خدا سے دور جا پڑتے ہیں دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو یہی ایک عبادت ہے جس کی خاطر انسان دنیا میں آیا ہے فرمایا اسلام میں رہبانیت نہیں ہے لیکن اسلام کا حکم ہے کہ دنیا میں رہ کر اور اپنے دنیاوی فرائض کو سرانجام دیکر اس کی عبادت میں اپنی زندگی گذارو فرمایا یہ عبادت دراصل انسان کے فائدے کے لئے ہے جس کے نتیجہ میں انسان ایک اعلیٰ اور ارفع اور برتر ہستی کا قرب حاصل کرتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات سے بے نیاز ہے کہ کوئی اس کی عبادت کرے۔ فرمایا عبادت صرف چند ظاہری حرکات کا نام نہیں بلکہ عبادت وہ چیز ہے جو انسان کو اللہ کا مظہر بناتی ہے اور عبادت کے نتیجہ میں انسان صفات الٰہیہ کے نقوش کو اپنے ذہن میں جما لیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جب تک مسلمانوں نے عبادت کے معیار کو قائم رکھا وہ دینی و دنیوی اعتبار سے مضبوط و طاقتور رہے غیروں پر ان کا رعب قائم رہا اور آج جبکہ مسلمانوں نے اپنے عبادت کے معیار کو گرا دیا ہے وہ تمام دنیا میں مغلوب ہو گئے ہیں پس یہ سوال اٹھانے کی بجائے کہ اللہ کی عبادت کی ضرورت ہے کہ نہیں ہر احمدی مسلمان کو چاہئے کہ وہ دوسرے مسلمانوں کو سمجھائے کہ اگر کھوئی ہوئی شان کو دوبارہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کر دو یاد رکھو یہی ایک مسلمان کی شان ہے اور یہی ایک احمدی کی شان ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرنے والا ہو یہی عبادتیں ہیں جو ہمیں عاجزی میں بڑھائیں گی اور یہی عاجزی ہے جس سے اللہ کا قرب حاصل ہوگا۔ ورنہ عبادت نہ کرنے والوں کی خدا تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں اللہ فرماتا ہے قل ما یعبوا بکم ربی لولا دعاء کم اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا لیکن وہ لوگ جو خدا کی عبادت کے معاملہ میں تکبر سے کام لیتے ہیں وہ رسوا اور ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے پس ہر احمدی کو استغفار کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ عذاب جہنم سے بچائے اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ نے بعض احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز اقتباسات بھی پیش فرمائے۔ اور آخر میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ شیطانی وسوسوں سے بچائے اور ہمیں عبادت میں ہی آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہو۔ آمین؛

بقیہ صفحہ (1)

میں یہ مشکل کام ہے بہرحال دہریت اور عیسائیت سے متاثر ہو کر بعض لوگ ایسی باتیں کر دیتے ہیں۔

فرمایا اللہ تعالیٰ کا بیحد شکر ہے کہ مغرب میں رہنے کے باوجود ممکن ہے کہ بعض احمدی نمازوں میں سستی کر دیں لیکن اس قسم کے نظریات نہیں رکھتے لیکن پھر بھی مجھے فکر ہوئی کہ ایسا نہ ہو کہ چند ایک نوجوان بھی ایسے خیالات سے متاثر ہو رہے ہوں اس وجہ سے میں نے مناسب سمجھا کہ اس موضوع پر خطبہ دوں لیکن کچھ کہنے سے پہلے میں ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور لجنہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی ذمہ داری کی طرف توجہ دیں اور پہلے سے ہی ان کی احسن تربیت کریں۔

فرمایا جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے جن و انس کو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے لیکن یہاں پابندی نہیں ہے کہ ہر انسان اللہ کی ضرور عبادت کرے۔ ماحول کا اثر لینے کی ان کو اجازت دی گئی ہے۔ باوجود اسکے کہ پیدائش کا مطلب یہ ہے کہ عبادت کرنے والے ہوں لیکن پھر بھی شیطان کو کھلی چھٹی دی گئی ہے اللہ نے فرمایا ہے کہ جو میرا قرب پانا چاہتے ہیں وہ بہرحال اپنے ذہن میں یہ مقصد رکھیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق عبادت کرنی ہے اور چونکہ ایک مسلمان کے لئے وہی عبادت کے طریق ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں اور جو اوقات بتائے ہیں ان میں عبادت کرنی ہے اگر نہیں تو مسلمان کہلانے اور اللہ کے نیک بندے کہلانے کا حق نہیں ہے۔ پھر تو شیطان کے بندے کہلانے والے ہوں گے۔

حضور اقدس نے فرمایا کہ جو لوگ عام طور پر یہ کہتے ہیں کہ خدا کی عبادت کی ضرورت نہیں اور یہ آجکل کے دور میں وقت کا ضیاع ہے ایسے لوگوں کو جب بھی کوئی مشکل پڑتی ہے تو باوجود اعتراض کرنے کے دعا کی طرف ان کی توجہ مبذول ہوتی ہے۔ گویا

اعلان مقالہ نویسی

تعلیمی سال 05-2004 کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انعامی مقالہ کیلئے ذیل کا عنوان مقرر کیا ہے "مسلمان عورت کیلئے تعلیم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے" مقالہ میں اول اور دوئم آنے والے اُمیدواروں کو -/3500 اور -/2500 روپے کا انعام دیا جائے گا۔

شرائط مقالہ::

☆ ۔مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا ضروری ہے جو اُردو۔ ہندی، انگریزی اور عربی میں لکھا جا سکتا ہے۔

☆ ۔مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔

☆ ۔مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔

☆ ۔مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆ ۔مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔

☆ ۔کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆ ۔مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔

تمام جماعت کے طلباء اور طالبات سے اس انعامی مقابلہ میں شرکت کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔ مقالہ مورخہ 31.01.05 تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی — اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

صوبہ مہاراشٹر کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

صوبہ مہاراشٹر میں سرکل بلارشاہ میں خصوصی میٹنگ اور کچھ تبلیغی پروگرام منعقد کئے گئے۔ مورخہ ۱۵؍ستمبر ۰۴ء کو مکرم تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ ناظم وقفِ جدید کی قیادت میں مکرم مولوی شیخ اسحاق صاحب مبلغ سلسلہ و انچارج سرکل بلارشاہ مکرم سید حیدر علی صاحب صدر جماعت احمدیہ بلارشاہ خاکسار عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور چار افراد پر مشتمل احمدیہ وفد نے مکرم عبدالرحمٰن صاحب (IPS) ضلع پولیس کپتان (SSP) "Chandra Pur" سے ملاقات کی خاکسار نے اپنے ہمراہ احمدیہ وفد کا تعارف کرایا اس موقع پر موصوف (SSP) صاحب کی خدمت میں بطور تحفہ "الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ" کی چاندی انگوٹھی و بغرضِ شرکت جلسہ سالانہ قادیان "انویٹیشن کارڈ" (دعوۃ نامہ) بھی پیش کیا گیا۔

اس کے علاوہ مورخہ ۱۷؍ستمبر ۰۴ء کو سینئر IPS شری ڈی شواننہ جی ایڈیشنل ڈی جی) و کمشنر آف پولیس ناگپور سے ملاقات کر کے موصوف کو جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے اُن کی خدمت میں مع "دعوۃ نامہ" بغرض شرکت جلسہ سالانہ قادیان و لٹریچر بھی پیش کیا گیا اسی طرح مورخہ ۱۷؍ستمبر ۰۴ء کو ہی مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی قیادت میں شری Sanjiv Kumar Singhel IPS صاحب ڈپٹی کمشنر آف پولیس ناگپور شہر سے ملاقات کرتے ہوئے موصوف کو مزید جماعتی معلومات کرائی گئی۔ اس موقع پر مکرم مجیب صاحب مبلغ سلسلہ بلارشاہ و مکرم شیخ فرقان صاحب معلم بلارشاہ بھی اس وفد میں خاکسار کے ہمراہ تھے۔ اس پوسٹنگ سے قبل موصوف سنگھل صاحب IPS بطور SSP شولاپور متعین تھے تو موصوف سنگھل صاحب دوران SSP شولاپور جماعت کو بہت ہی تعاون دیتے رہے ہیں۔ اس کے بعد مورخہ ۱۷؍ستمبر ۰۴ء کو ہی سینئر IPS شری پنکج گپتا جی انسپکٹر جنرل آف پولیس ناگپور رینج سے ان کے آفس میں تبلیغی ملاقات کی گئی دوران ملاقات بغرض جماعتی معلومات موصوف I.G صاحب نے انگریزی زبان میں بہت سے سوالات کئے تو مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے بڑے ہی بہترین انداز میں انگریزی میں ہی موصوف I.G صاحب کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے۔ تقریباً دو گھنٹہ کی اس تفصیلی ملاقات کے بعد موصوف I.G صاحب کی خدمت میں مع لٹریچر بغرض شرکت جلسہ سالانہ قادیان انویٹیشن کارڈ (دعوۃ نامہ) بھی پیش کیا گیا۔ جس پر موصوف I.G نے ساتھ اظہار خوشی لٹریچر قبول کرتے ہوئے۔ اپنے نیک تاثر کا بھی اظہار فرمایا۔

مکرم مولوی شیخ اسحاق صاحب مبلغ سلسلہ و انچارج سرکل بلارشاہ بغرض تعلیم القرآن و تربیت نومبائعین مورخہ ۲۴؍ستمبر ۰۴ء تا ۳۰؍ستمبر ۰۴ء ۷ یوم کے تربیتی دورہ پر شولاپور تشریف لائے تو مکرم مولوی انصار علی خان صاحب معلم کے ہمراہ موصوف کو سرکل کی ۲۶ جماعتوں کا تربیتی دورہ کرایا گیا۔ دوران دورہ ایک نئی جماعت موضع ناگنسور میں "ہندو۔مسلم ایکتا" پر مبنی ایک جلسہ منعقد کیا گیا و موضع ماتن حلی میں مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی۔ بفضلہ تعالیٰ اس قومی ایکتا جلسہ" و مجلس سوال و جواب کے دوران کثیر تعداد میں "ہندو۔مسلم و نومبائعین" شریک ہوئے اس کے علاوہ ایک مخالف مولوی سے موضع ساگوی کاٹی میں تبلیغی گفتگو ہوئی مورخہ ۲۸؍ستمبر ۰۴ء کو احمدیہ مشن شولاپور شہر میں نئی جماعت موضع بھوسکا کے کچھ نومبائعین کی آمد پر ایک تربیتی جلسہ و میٹنگ منعقد کی گئی۔ جس میں مکرم مولوی شیخ اسحاق صاحب مبلغ سلسلہ نے نومبائعین کی تربیت پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا آخر پر نومبائعین کی تواضع کا بھی انتظام کیا گیا۔

مورخہ ۳۰؍ستمبر ۰۴ء کو خاکسار و موصوف نے نئی جماعت موضع پاڈولی کا دورہ کرتے ہوئے اس گاؤں کے شوبینا لیڈر و نائب سرپنچ کے علاوہ شری شندے صاحب S.I انچارج پولیس چوکی پاڈولی سے ملاقات کر کے انہیں جماعتی معلومات کرائی۔ (عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور)

درخواست دعا

خاکسار اپنی اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر بچوں کی روزی میں برکت اور ہم سب کو خدمت دینیہ احسن رنگ میں بجالانے کی توفیق پانے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (سید نور احمد کوبمی۔ سونگڑہ اڑیسہ)

قائدو ناظمین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

تمام مجالس کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا نیا سال یکم نومبر 2004 سے شروع ہو چکا ہے لہٰذا تمام قائدین و ناظمین اطفال اپنی اپنی مجلس کی تجنید اور تشخیص بجٹ فارم مکمل کر کے ۳۰ دسمبر تک دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ نیز ماہانہ کارگزاری رپورٹ بھی باقاعدگی سے بھجواتے رہیں۔ (رفیق احمد بیگ۔ مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

نصرت گرلز ہائی سکول کی بچیوں کو اعزاز

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی میٹرک اور مڈل کلاس کی درج ذیل بچیوں کو اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے پر قادیان کی نگر سیوک سنستھا کی جانب سے انعامات دیئے گئے اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بہت بہت مبارک کرے۔

نام طالبہ	کلاس	حاصل کردہ نمبر	پوزیشن	کیفیت
روزینہ راحت بنت مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی	میٹرک	479/650	74%	کلاس میں اول
رضیہ زرین بنت مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید قادیان	میٹرک	469/650	72%	کلاس میں دوئم
شاکرہ خاتون بنت مکرم عبدالباسط بنگالی صاحب قادیان	مڈل	645/800	81%	کلاس میں اول
سلمٰی بیگم بنت جگیہ خان صاحب ہریانہ	مڈل	642/800	80%	کلاس میں دوئم

(ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول قادیان)

احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیری کی مساعی

احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیری نے دسہرہ کی تعطیلات میں ۳ تا ۱۰؍اکتوبر نومبائعین کی ۱۵ روزہ تعلیمی و تربیتی کلاس لگائی۔ جس میں صوبہ کرناٹک کے تین سرکل کی ۱۳ نومبائعین جماعتوں سے ۴۴ نومبائعین خدام و اطفال شامل ہوئے۔ تمام طلباء کو دینی معلومات سکھائیں۔ ایم ٹی اے کے پروگراموں کا خصوصی اہتمام کیا گیا۔ اسی طرح کھیلوں کا بھی انتظام تھا۔ علمی مقابلہ جات کرائے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔ (سلیمان خان انچارج احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیری۔ کرناٹک)

مجلس انصار اللہ یادگیر کا تربیتی اجلاس

مورخہ ۱۲؍اکتوبر ۲۰۰۴ء کو بعد نماز مغرب و عشاء تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت محترم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم محمد رفعت اللہ صاحب غوری محترم مولوی ظہور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر نے تقریر کی صدارتی خطاب و دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (زعیم انصار اللہ یادگیر)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ و اطفال الاحمدیہ

سرکل ڈائمنڈ۔صوبہ مغربی بنگال

مورخہ ۲۵-۲۶-ستمبر ۲۰۰۴ء کو ڈائمنڈ ہاربر سنٹر کی نئی بلڈنگ میں مجلس انصار اللہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ سرکل ڈائمنڈ ہاربر کا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں نومبائعین انصار اور اطفال نے حصہ لیا۔ افتتاحی اجلاس کی کرم بشیر الدین احمد صاحب صدرنے کی۔ تلاوت قرآن مکرم ربیع الاسلام صاحب معلم نے کی۔ مکرم طاہر الدین ملیک صاحب نے عہد نامہ انصار اللہ دہرایا پھر مکرم عبدالحلیم علاقائی قائد خدام الاحمدیہ نے عہد نامہ اطفال الاحمدیہ دہرایا۔ اس کے بعد مکرم عبدالمنان صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ خاکسار ابوطاہر منڈل سرکل انچارج ڈائمنڈ ہاربر نے افتتاحی تقریر کی۔ پھر سرکل زعیم انصار اللہ اور قاعد علاقائی و صدر مجلس نے باری باری تقریر کی پھر اجتماع کے مقابلہ جات شروع ہوئے۔ جو ۲۶؍ستمبر ۰۴ء کو دو پہر ۲ بجے تک جاری رہے۔ بعد مقابلہ علمی و ورزشی مکرم امیر صاحب مغربی بنگال و آسام کے زیر صدارت اور حافظ ابوجعفر صادق صاحب کے تلاوت قرآن اور مکرم عبدالمنان کی نظم سے اختتامی پروگرام کا آغاز ہوا۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں تمام شریک اجتماع کا شکریہ ادا کیا۔ پھر تمام انصار اور اطفال کو جناب امیر صاحب کے ذریعہ انعامات دیئے گئے۔ جناب امیر صاحب بنگال کے خطاب اور دُعا سے اجتماع کا پروگرام اختتام کو پہنچا۔ (ابوطاہر منڈل مبلغ سلسلہ سرکل انچارج ڈائمنڈ ہاربر)

درخواست دُعا

عزیزم بشیر احمد صاحب طاہر جنتہ کنعہ اپنے والدین کی صحت و سلامتی درازی عمر کیلئے نیز اللہ تعالیٰ بہتر روزگار کے جلد سامان پیدا کرے اسی طرح دینی و دنیاوی ترقیات کے حصول کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (نصیر احمد خادم حال نزیل قادیان)

الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443
خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

جماعت احمدیہ بینن (مغربی افریقہ) ایک نظر میں

کل جماعتیں: 274
کل مساجد: 312
مشن ہاؤس: 35

ممالک جو امارت بینن کے تحت کام کر رہے ہیں:

1۔ٹوگو (Togo)
2۔نائیجر (Niger)
3۔ساؤٹومے (Sao Tome)
4۔سنٹرل افریقہ (Central Africa)
5۔گابون (Gabon)

کل معلمین: 29

سنٹرل مبلغین:

(بینن میں): 9

1۔مکرم خالد محمود شاہد صاحب۔
2۔مکرم مجیب احمد منیر صاحب۔
3۔ مکرم مرزا انوارالحق صاحب۔
4۔مکرم عارف محمود شہزاد صاحب۔
5۔مکرم مظفر احمد ظفر صاحب۔
6۔مکرم ناصر احمد محمود صاحب۔
7۔مکرم آصف محمود ڈار صاحب۔
8۔مکرم میاں قمر احمد صاحب۔
9۔مکرم حافظ احسان سکندر صاحب
(امیر و مشنری انچارج۔بینن)

نائیجر (Niger) میں: 4

1۔مکرم اصغر علی بھٹی صاحب
2۔مکرم اکبر احمد طاہر صاحب۔
3۔مکرم شاکر مسلم صاحب۔
4۔مکرم فخر الاسلام صاحب۔

ٹوگو (Togo) میں: 3

1۔مکرم عبدالقدوس صاحب۔
2۔مکرم عرفان احمد ظفر صاحب۔
3۔مکرم جمیل احمد طاہر صاحب۔

ساؤٹومے (Sao Tome): 1

1۔مکرم رشید احمد طیب صاحب۔

لوکل مبلغین جو گھانا اور نائیجیریا کے جامعات سے فارغ التحصیل ہیں: 6

مرکزی ڈاکٹر صاحبان: 2

1۔مکرم ڈاکٹر عبدالوحید خادم صاحب۔
انچارج احمدیہ ہسپتال پورٹو نووو (PortoNovo)
2۔مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب۔
انچارج احمدیہ ہسپتال کوتونو (Kotonou)

ہسپتال: 2

1. Ahmadiyya Medical Centre
Porto Novo
2. Ahmadiyya Medical Centre
Cotonou

ڈسپنسری: 1

منصوبہ جات برائے ہسپتال و ڈسپنسریز۔

آئندہ سالوں میں مزید تین ہسپتالوں کا منصوبہ تیار ہے۔جن میں سے:

1. Ahmadiyya Medical Centre - Parakou
2. Ahmadiyya Medical Centre - Save
3. Ahmadiyya Medical Centre - Niamey (Niger)

اسی طرح ڈسپنسری قائم کرنے کا بھی ارادہ ہے جس کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حالیہ دورہ بینن میں عطا فرمایا ہے۔

سلائی سکولز: 2

1۔پراکو (Parakou)
2۔سیمرے (Semere)

خدمت خلق:

صرف گزشتہ سال ہمارے میڈیکل سنٹرز سے کل 23,263 مریضوں کا علاج کیا گیا۔جس میں سے 1,393 مریضوں کا علاج مفت کیا گیا۔اسی طرح صرف گزشتہ سال میں ایک میڈیکل کیمپ کے ذریعہ قریباً 1900 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔یہ کیمپ نارتھ بینن میں ایسی جگہ لگایا گیا جہاں علاج کی سہولیات میسر نہ تھیں۔

Humanity First:

مورخہ ۱۸؍دسمبر ۲۰۰۳ء سے ہیومینٹی فرسٹ اب بینن میں باقاعدہ سرکاری طور پر خدمات بجا لا رہی ہے۔آئندہ سالوں میں اس کے منصوبوں میں کمپیوٹر سنٹرز کے اجراء کے علاوہ پانی، صحت اور تعلیم کی سہولیات فراہم کرنا ہے۔

چندہ جات:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے فرنچ ممالک کے کشف کے بعد جماعت احمدیہ بینن نے مالی قربانی میں بھی نمایاں ترقی کی۔1994-95 کے بجٹ میں چندہ جات تمام مدات کا کل بجٹ 2 ملین 6 لاکھ 52 ہزار 906 فرانک سیفا تھا۔جبکہ 2003-04 کے بجٹ میں چندہ جات تمام مدات کا کل بجٹ قریباً 14 ملین فرانک ہے۔الحمدللہ

M.T.A

خدا کے فضل سے اپریل 2004 میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے MTA بینن کے سٹوڈیو کا افتتاح فرمایا۔اس وقت بینن میں کل 21 MTA سنٹرز موجود ہیں اور مزید 35 مقامات پر ایم ٹی اے سنٹرز کے افتتاح کا منصوبہ ہے۔

❁❁❁❁❁❁

سفرِ زندگی

پھیلا ہے سامنے مرے لندن کا مستقر
اترا ہے اک جہاز، تو اک مائل سفر

ہے آنے جانے والوں کی اک بھیڑ، اور بہت
ہیں محوِ انتظار عزیزان منتظر

ہر روز ہے رواں دواں خلقِ خدا یہاں
ہے دیکھتی یہ سلسلہ ہر شام، ہر سحر

بیٹھا ہوا مطار پہ میں سوچتا رہا
اسباق اس نظارے میں کتنے ہیں مستتر

دنیا میں جو بھی آیا ہے اک روز جائے گا
اور جو سفر عدم کا ہے اس سے نہیں مفر

پروانہ ہر بشر کو ملا زندگی کا ہے
منزل معیّن اس کی ہے آئے نہ گو نظر

راہِ حیات میں ہیں نشیب اور فراز بھی
کتنے ہی موڑ آتے ہیں اس رہ میں پُر خطر

کب آئے گی ندا اور کہاں ہوگی اس کی شام
کوئی نہیں یہ جانتا کس کو ہے یہ خبر

یہ زندگی سفر ہے، سفر زندگی کا نام
خوش بخت وہ بشر ہے جو لوٹے باظفر

ہر لمحۂ حیات ہے اس بات کا نقیب
طولِ امل کو چھوڑ دو کہ ہے وقت مختصر

محدود زندگی کا ہر اک لمحہ مثلِ زر
ضائع نہ ہو دقیقہ کوئی یوں کرو بسر

اے راہروانِ زیست سنو، دن ہے ڈھل رہا
ہمت کرو بلند اور قدموں کو تیز تر

راشد ہجومِ خلق پہ ڈالو ذرا نظر
دنیا مسافرانِ عدم کا ہے مستقر

(عطاء المجیب راشد لندن)

ولادت

● خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے نعم البدل کے طور پر دوسرا لڑکا مورخہ 13.9.04 کو عطا فرمایا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام شکیل احمد تجویز فرمایا ہے۔ اور تحریک وقف نو میں قبول فرمایا ہے نومولود محترم عبدالمجید صاحب مرحوم عثمان آباد کا پوتا اور مکرم عبدالعزیز خان صاحب یادگیر کا نواسہ ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی درازی عمر عطا فرمائے اور نیک صالح خادم دین بنائے آمین۔اعانت بدر ۵۰ روپے۔(عبدالصمد عثمان آباد)

● مورخہ ۶؍اکتوبر ۲۰۰۴ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم حافظ فرمان احمد معلم (ہریانہ) کو بیٹے سے نوازا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچہ کو تحریک وقف نو میں شامل فرمایا ہے اور نام کامران احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں بچہ کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔(اعانت بدر -/100)

(●) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے 24/8/04 کو لڑکا عطا فرمایا ہے حضور انور نے ''دانیال احمد'' نام تجویز فرمایا ہے۔بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے اور مکرم ابراہیم خان صاحب مرحوم آف سورو اڑیسہ کا پوتا۔مکرم مقصود احمد صاحب مرحوم بھدرک کا نواسہ ہے۔نومولود کے نیک صالح خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔
(ایوب علی خان، مبلغ سلسلہ حصار)

دعائے مغفرت

خاکسار کا چوتھا لڑکا عزیز ظفر اللہ خان عمر ۱۸ سال جو بی کام میں پڑھ رہا تھا ایک ٹرین حادثہ کے نتیجہ میں فوت ہوگیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم مجلس خدام الاحمدیہ بھدرک کے ایک فعال ممبر ہونے کے ساتھ ساتھ ناظم وقار عمل بھی تھے اور ہمیشہ منظم طریقے سے اپنے فرائض انجام دیتے تھے اور بہت سارے اوصاف حمیدہ کے مالک تھے اس اچانک جدائی سے ساری جماعت مغموم ہے خصوصاً ہم والدین کو کافی صدمہ ہے تمام افراد جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔(آمین)
(عبدالغفار خان کڈ مبیڈا بھدرک)

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15369: میں ایم مقبول احمد ولد مکرم ایم عبد الحمید قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۹-۰۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

محمد ایوب ساجد قادیان — ایم مقبول احمد — زین الدین حامد قادیان

وصیت نمبر 15370: میں عارف محمود ولد مکرم تاج محمد صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۹-۰۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

محمد انور احمد قادیان — عارف محمود — قریشی انعام الحق قادیان

وصیت نمبر 15371: میں فقیر الدین ولد قاسم خان قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۹۷ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۹-۰۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ خاکسار خاندان میں اکیلا احمدی ہے۔ والدین غیر احمدی ہیں۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

بشارت احمد قادیان — فقیر الدین خان — احمد حسین درویش قادیان

وصیت نمبر 15372: میں اے پی اے طارق احمد ولد اے پی وائی عبد القادر قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۹-۰۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

محمد ایوب ساجد قادیان — اے پی اے طارق احمد — زین الدین حامد قادیان

وصیت نمبر 15373: میں شیخ مہربان ولد شیخ سبقت اللہ قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۸۴ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۹-۰۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

مظفر احمد ناصر قادیان — شیخ مہربان — زین الدین حامد قادیان

وصیت نمبر 15374: میں سہیل احمد ولد مکرم محمود احمد نانبائی قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۹-۰۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔

میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/۴۸۰ روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

شریف احمد قادیان — سہیل احمد — قریشی انعام الحق قادیان

وصیت نمبر 15375: میں انعام اللہ ولد محترم محمد یوسف صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۹-۰۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/۳۰۰ روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱۶/۱ اور ماہوار آمد پر ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

محمد انور انور قادیان — انعام اللہ — سی جی نصیر احمد قادیان

زمیں پر زندگی بھی آسماں سے آتی ہے
ہوا بہار کی شہرِ خزاں سے آتی ہے
یہ روشنی کی پری سی جو اڑتی پھرتی ہے
میرے مکان میں اس کے مکاں سے آتی ہے
کہاں فضا یہ کہاں دعوت الی اللہ مگر
میرے ارادوں میں قوت اذاں سے آتی ہے
اے یادِ دوستاں کیا تجھکو ڈر نہیں لگتا
تو آدھی رات کو کیسے کہاں سے آتی ہے
سفر میں رہنا نہ شکوہ گلہ کوئی کرنا
یہ مشقِ ظرف تو آبِ رواں سے آتی ہے
تلاشِ عیب کی خاطر ہی وہ پڑھیں گے ہمیں
نفع کی بات بھی کارِ زیاں سے آتی ہے
لہو کا رشتہ ہو یا دودھ کا مگر قدسی
کہاں وہ رشتے کی خوشبو جو ماں سے آتی ہے

(عبد الکریم قدسی، لاہور، پاکستان)

قرارداد تعزیت منجانب جماعت احمدیہ یو۔کے
بروفات محترمہ بیگم مجیدہ شاہنواز صاحبہ

ہم ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ یو کے محترمہ بیگم مجیدہ شاہنواز صاحبہ کی وفات پر دلی تعزیت اور غم کا اظہار کرتے ہیں۔ آپ مورخہ ۲۵ رنومبر ۲۰۰۴ء کو ۹۱ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ انتہائی مخلص۔ دعا گو، غریبوں کی ہمدرد اور مددگار، خلافت سے انتہائی محبت رکھنے والی اور فدائی احمدی بزرگ خاتون تھیں۔ آپ بچپن میں ۲۱ سال کی عمر میں ہی نظام وصیت میں شامل ہوئیں اور ۱/۳ حصہ کی وصیت کی۔ ہمیشہ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرتی تھیں۔ سلسلہ کی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش ہوتیں لہٰذا آپ کو دہلی، کراچی اور یہاں یو کے میں بھی صدر لجنہ اماء اللہ کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کی انہی بے شمار خوبیوں کی وجہ سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گذشتہ خطبہ جمعہ میں آپ کی سیرت بیان فرماتے ہوئے آپ کو خراج تحسین پیش فرمایا ہے۔ ہم ممبران مجلس عاملہ اور افراد جماعت احمدیہ انگلستان آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور دُعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند فرمائے۔ اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی تمام اولاد اور عزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز ہم دُعا گو ہیں کہ مرحومہ کے جذبہ قربانی، سلسلہ کے ساتھ وفا، نیز ان کی تمام نیکیوں کو ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کا نام ہمیشہ زندہ و تابندہ رہے۔ (آمین)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ کنیزہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم ماسٹر عبدالحمید صاحب مرحوم امروہہ میں بعمر تقریباً اسی سال لمبی بیماری کے بعد مورخہ ۲۵ رنومبر ۰۴ء بعد دوپہر ساڑھے تین بجے وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک ملنسار اور مرکزی نمائندگان کی خدمت کرنے والی تھیں۔ اپنی بیماری کا لمبا عرصہ صبر و شکر کے ساتھ گزارا۔ والدہ صاحبہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ مرحومہ نے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ (فرید احمد قادیان)

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

آپ کے خطوط

اللہ کے فضل سے اخبار بدر کا معیار بہت بہتر ہو گیا ہے

اللہ کے فضل سے اخبار بدر کا معیار بہت بہتر ہو گیا ہے۔ مضامین، آپ کے خطوط، معاصرین کی آراء، طلباء کے لئے مفید معلومات، منقولات، خطبہ جمعہ، اخبار احمدیہ وغیرہ سب تعریف کے مستحق ہیں۔ پہلے کی طرح امسال بھی اگر اخبار بدر 2004ء کے تمام شماروں کی 'فہرست مضامین' اسی سال کے آخری شمارہ میں شائع کر دیں تو اس سے قارئین کو بہت سہولت ہو جائے گی۔ اس سے حوالہ جات ڈھونڈنے اور اسی طرح تبلیغ میں بھی بہت مدد ملے گی۔ اخبار بدر میں ایم ٹی اے کا روزانہ کا پروگرام بھی ضرور شائع کریں۔ جماعتی رپورٹیں بھی ماشاء اللہ بہت اچھی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(محمد رئیس صدیقی کانپور، سیکرٹری وقف نو صوبائی قائد یوپی)

اداریہ "مقدس گورو گرنتھ صاحب کا چارسو سالہ جشن"
سکھ مسلم اتحاد کے راستے میں ایک اچھی اور بہترین کوشش ہے

"مقدس گورو گرنتھ صاحب کا چارسو سالہ جشن" کے نام سے جو آپ کے ایڈیٹوریل شائع ہو رہے ہیں یہ سکھ مسلم اتحاد کے راستے میں ایک اچھی اور بہترین کوشش ہے۔ یہ سنجیدہ نیک تحریر جو حقیقت پر مبنی ہے ہر سلیم الفطرت کے لئے نہ صرف قابل ہے بلکہ باہمی اخوت و رواداری اور محبت و حق شناشی میں ممد و معاون ثابت ہو گی۔ جس طرح پہلے بھی سلسلہ کی طرف سے ایک کتاب "سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ" اسی غرض کے لئے چھپی ہے اسی طرح یہ ایڈیٹوریل بھی اس لائق ہے کہ انہیں یکجائی صورت میں پمفلٹ کی شکل میں شائع کر دیا جائے۔

(حضرت صاحب ایم منڈاسگر، ہُبلی، کرناٹک)

درخواست دُعا

مکرم محمد سوہن خان ابن محترم جوگیندر علی خان جماعت احمدیہ کرموں والا امرتسر سرکل اور ان کی اہلیہ اور تمام اہل خانہ اور والدین کی صحت و سلامتی کامل شفایابی بچوں کے خادم دین بننے تمام پریشانیوں و مشکلات کے ازالہ کیلئے خاکسار کی دونوں بچیاں واقفات نو بیمار و کمزور رہتی ہیں۔ اُن کی کامل شفایابی صحت و سلامتی نیک و صالح خادمہ دین بننے اُن کے روشن مستقبل مشکلات و پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ایم مختار شکیل بھٹی خادم سلسلہ احمدیہ سرکل امرتسر پنجاب)

اعلان نکاح وتقریب رخصتانہ

مکرم غلام نثار احمد خان صاحب آف حیدرآباد کی بیٹی عزیزہ لمۃ الرؤف صاحبہ کا نکاح مکرم امتیاز احمد خان صاحب ابن مکرم بشارت احمد خان صاحب آف حیدرآباد کے ساتھ مبلغ -/۲۱۰۰۰ روپے حق مہر پر خاکسار نے رائل فنکشن ہال حیدرآباد میں بعد نماز عشاء پڑھا۔ بعد نکاح تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ رشتہ کے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر -/۵۰) (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد)

بقیہ صفحہ (2)

میں، مگر آپ اس کے جواب میں یہ کہیں کہ آپ لوگ بیس ہزار مسلمان آریہ بنا چکے ہیں ان بیس ہزار کو آپ کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیں تو ہم اپنے گھروں میں آجائیں گے اور آپ اپنے گھروں میں آجائیں ورنہ جب تک بیس ہزار اشخاص اسلام میں واپس نہیں آتے اس وقت تک ہماری تبلیغ جاری رہے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب ہمارے نمائندے گئے تو انہوں نے یہی امر پیش کیا کہ آپ بیس ہزار مسلمان آریہ کر چکے ہیں جب تک آپ انہیں واپس نہیں کرتے ہم تبلیغ سے کس طرح رُک سکتے ہیں اور اگر صلح کر لیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم گھاٹے میں رہے۔ آریہ بھلا اس بات کو کب تسلیم کر سکتے تھے کہ ہم بیس ہزار لوگوں کو کلمہ پڑھا کر اسلام میں واپس کر لیں۔ وہ نہایت مایوس ہوئے اور سوامی شردھانند جی نے کہا کہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ گاندھی جی ناراض ہوں اور تکلیف اٹھائیں۔ ہمارے نمائندوں نے کہا بات بالکل صاف ہے اگر اس پر بھی کوئی نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہوئی کہ ہماری یہ بات بعض مسلمان سیاسی نمائندوں کو سمجھ میں آگئی اور وہ بھی کہنے لگے برابری تو تبھی ہوتی ہے جب بیس ہزار لوگ اسلام میں واپس ہوں۔ "جمیعۃ العلماء" کا نمائندہ بھی وہاں موجود تھا اس نے بڑے جوش سے سوامی شردھانند جی کو کہا کہ ان احمدیوں کی ہستی ہی کیا ہے انہیں چھوڑیئے اور ہم سے معاہدہ کیجئے میں سات کروڑ مسلمانوں کی طرف سے آپ سے معاہدہ کروں گا کہ وہاں کوئی مسلمان تبلیغ نہیں کرے گا۔ سوامی جی حقیقت سے خوب واقف تھے وہ کہنے لگے مولانا آپ کے وہاں پچاس مبلغ ہوں تو حرج نہیں لیکن اگر ایک احمدی مبلغ بھی وہاں موجود ہو تو اس کا رہنا خطرناک ہے۔"

(خطبات جمعہ جلد 15 صفحہ 399,400)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol : 53 Tuesday 7/14 Dec. 2004 Issue No. -50-51

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel (0091) 01872-220814

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

”ہماری دعا ہے کہ آج دنیا میں مظلوم مسلمانوں کے لئے خداوند جلد نجات دہندہ بھیج دے“

حاصل مطالعہ مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ

پاکستانی اخبار ”روزنامہ ”دن“ لاہور کے کالم نویس جناب سید انتصار حسین زنجانی لکھتے ہیں:

” مذہب اسلام میں متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور قرب قیامت سے قبل اس وقت ہوگا جب اسلام دشمن قوتوں کا غلبہ اور مسلمان محکوم ہونے لگیں گے۔ تب حکم الٰہی سے حضرت امام زمانہ مہدی آخرالزمان علیہ السلام کی آمد ہی وسیلۂ نجات ہوگی۔ حضرت عیسیٰؑ آکر آپ کی بیعت کرنے کے ساتھ آپ کی امامت میں سجدہ کریں گے...... ہماری دعا ہے کہ آج دنیا میں مظلوم مسلمانوں کے لئے خداوند جلد نجات دہندہ بھیج دے“۔

(روزنامہ ’دن‘ 24/ جولائی 2004، صفحہ 11)

مَیں ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں کہ وہ دن قریب ہیں جبکہ ہر محب وطن اور دینی شعور رکھنے والا پاکستانی مسلمان 7/ستمبر 1974ء کے رسوائے عالم فیصلہ کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہے گا کہ اب مہدی و مسیح کسی غیر مسلم حکومت میں تو آسکتے ہیں مگر پاکستان کی ”مسلم مملکت“ میں ہرگز نہیں آسکیں گے۔ کیونکہ اس کے عالی دماغ سیاسی اور مذہبی راہنماؤں نے قرارداد اسمبلی کے ذریعہ اس کا داخلہ ہمیشہ کے لئے بند کردیا ہے۔

❀❀❀❀

مسیح وقت کی پرشوکت پیشگوئی

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک صدی قبل دنیائے اسلام کو مخاطب کرتے ہوئے واضح لفظوں میں پیشگوئی فرمائی کہ:

” جبکہ میرے دعویٰ کے ساتھ سب نشان ظاہر ہو چکے اور میری مخالفت میں کوششیں بھی ہو کر ان میں نامرادی اور ناکامی رہی مگر پھر بھی انتظار کسی اور کی ہے؟ ہاں یہ سچ ہے کہ مَیں نہ جسمانی طور پر آسمان سے اترا ہوں اور نہ مَیں دنیا میں جنگ اور خونریزی کرنے کے لئے آیا ہوں بلکہ صلح کے لئے آیا ہوں۔ مگر مَیں خدا کی طرف سے ہوں۔ مَیں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا جو جنگ اور خونریزی سے دنیا میں ہنگامہ برپا کرے اور خدا کی طرف سے ہو۔ اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اترے گا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھو لو یہ سب حسرتیں ہیں جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبروں میں لے جائیں گے۔ نہ کوئی مسیح اترے گا اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا۔ جو شخص آنا تھا وہ آچکا۔ وہ مَیں ہی ہوں جس سے خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا وہ خدا سے لڑتا ہے“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ520

صد ہزاراں آفتیں نازل ہوئیں اسلام پر
ہوگئے شیطاں کے چیلے گردن دیں پر سوار
سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا سے بھی ہے اب آگیا ہفتم ہزار

❀❀❀❀

متعصب صحافت کے بتکدوں میں اذان حق

جناب شوکت جنجوعہ کے ایک حقیقت افروز نوٹ مطبوعہ روزنامہ ’دن‘ یکم/اگست 2004ء صفحہ 10 سے ایک اہم اقتباس:

”ابراہیم لودھی سے بابر نے ہندوستان کی سلطنت چھین لی یا پھر ہمایوں سے شیر شاہ سوری نے ایک مسلم حکومت دوسرے مسلمان سے ہتھیا لی اور یوں یہ سلسلہ تقریباً ایک ہزار یا اس سے کچھ کم عرصہ تک جاری رہا تا آنکہ انگریز نے انہیں ملک بدر بلکہ جہاں بدر کردیا۔ شمال کی جانب حملہ آور اپنی بھوک مٹانے اور دولت کی خاطر حملہ آور ہوئے تھے، اسلام پھیلانے کے لئے نہیں۔ اسلام پھیلانے کے لئے تو صوفیائے کرام بزرگان دین آئے تھے جنہوں نے نہ کسی حاکم سے اجازت لی اور نہ ویزا حاصل کیا۔ ان میں سینکڑوں کے اسمائے گرامی گنوائے جاسکتے ہیں...........۔

اس مختصر سرگزشت کے بعد کہنے کو اگر کچھ رہ جاتا ہے تو وہ ہے غدّاری، جو صرف ہمارا خاصہ ہے کیونکہ یہ لفظ دنیا کے کسی بھی ملک میں نہ رائج ہے اور نہ اس کا رواج ہے۔ یہ ہماری ہی قوم و نسل کا ورثہ ہے اور ہم نے اس ورثے کو سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ کیا کہوں افسوس یا یہ کہ لعنت“۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی دوربین نگاہ نے اسی حقیقت کے پیش نظر یہ شعر کہے تھے جو 1946ء کے جلسہ سالانہ پر پڑھے گئے۔

لعنت کو پکڑ بیٹھے انعام سمجھ کر تم
حق نے جو ردا بھیجی تم اس کو رَدی سمجھے
دشمن کو بھی جو مومن کہتا نہیں وہ باتیں
تم اپنے کرم فرما کے حق میں روا سمجھے
انصاف کی کیا اس سے امید کرے کوئی
بیداد کو جو ظالم آئینِ وفا سمجھے

❀❀❀❀

ایک سال سے کم عمر بچے کے لئے

ممنوع غذائیں

ایک سال سے کم عمر بچے کو مندرجہ ذیل اشیاء نہ دیجئے۔ انڈے کی سفیدی اور مونگ پھلی کا مکھن نہیں دیجئے۔ اس سے بچے کو الرجی ہوسکتی ہے۔ اسی طرح ٹھنڈے مشروبات (Beverages) بھی نہ دیں۔ ان میں شکر یا (Caffeine)۔ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

اسی طرح سافٹ ڈرنکس، چائے، کافی، نباتاتی چائے (Herbal Tea) کول ایڈ اور دوسرے پھلوں کے مشروبات بھی نہ دیں ان میں بھی شکر کی زیادہ مقدار ہوتی ہے جو اس عمر کے بچوں کے لئے موزوں نہیں۔ بچے کو پہلی ٹھوس خوراک کے طور پر چاول کا دلیہ دیجئے۔ چار سے چھ ماہ کی عمر میں صرف ایک سے دو کھانے کے چمچے دلیہ دن میں ایک بار دیں۔ دلیے کو بوتل میں نہ ڈالیں۔ سات سے نو ماہ کی عمر میں ماں کے دودھ کے ساتھ ساتھ انڈے کی زردی، گوشت کا شوربہ، ابلی ہوئی پھلیوں کے دانے، کاٹج پنیر تھوڑی مقدار میں دے سکتے ہیں۔ آٹھ سے دس ماہ کی عمر میں بچے کو مسلی ہوئی غذا دینا شروع کریں تا کہ وہ چبانا سیکھ سکے۔ جب بچے کے دانت نکلنے لگیں تو اسے خشک ڈبل روٹی یا توس دیں۔ ایسی سخت غذا نہ دیں جو اس کے منہ میں گھل ہی نہ سکے۔ یہ غذائیں بچے کے حلق میں پھنس سکتی ہیں۔ دس سے بارہ ماہ کی عمر میں بچہ خود اپنے ہاتھ سے غذا اٹھا کر کھانے لگتا ہے۔ اسے آسانی سے چبائی جانے والی غذا دیں مثلاً پھل، پنیر، روٹی کے ٹکڑے، بچے کو ایسی غذا نہ دیں جو اس کے حلق میں پھنس جائے مثلاً انگور کا سالم دانہ، گاجر کا ٹکڑا، چپس یا خشک پھل، اس کے علاوہ بچہ جب کوئی شے کھا رہا ہو تو اسے اکیلا چھوڑ کر کہیں نہ جائیں۔

(بشکریہ :احمدی جنتری 2004ء
.مرتبہ فخرالحق شمس۔ ربوہ)

❀❀❀❀❀

113واں جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2004 کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 113ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2004ء (بروز اتوار، سوموار، منگل) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت**:: اسی طرح جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 16ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2004 کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کردیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)